www.saharaexpressdaily.com saharaexpressdelhi123@gmail.com • saharaexpress123@gmail.com • saharaexpressnews@gmail.com

Urdu Daily Published From Delhi,Patna&Ranchi

روزنامہ سہارا ایکسپریس دہلی

SAHARA EXPRESS,DELHI

No-1 SE

TITLE APPLY Vol:01 Issue:115 29.04.2024 **MONDAY** Re.02 Page:08

جلدنمبر:01 شمارہ:۱۱۵/سوموار/۲۸/اپریل ۲۰۲۴/مطابق/۱۹/شوال المکرم/۱۴۴۴ھ/ صفحات:08

Urdu Daily Published From Delhi,Patna & Ranchi

सहारा एक्सप्रेस

No-1 SE

को

दिल्ली में ज़रुरत है

Reporter

&

Bureau Chief

saharaexpressdelhi123@gmail.com

Contact No 9334346898

www.saharaexpressdaily.com

دو موٹر سائیکلوں کے درمیان زبردست تصادم میں ایک خاتون جاں بحق، تین شدید زخمی

بتیا (کوثر علی قاسمی) دو بائکوں کے درمیان زبردست تصادم میں ایک خاتون کی موت سمیت، دو بیٹے اور تین دیگر شدید زخمی ہو گئے، یہ واقعہ مفصل تھانہ علاقے کے بتیا ارے راج مین روڈ پر واقع ہردیا وشوکرما مندر کے قریب پیش آیا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس پہنچی اور زخمی کو علاج کے لیے گورنمنٹ میڈیکل کالج اسپتال میں داخل کرایا، پوسٹ مارٹم کے بعد لاش لواحقین کے حوالے کردی، اسٹیشن ہیڈ،

جوالا کمار سنگھ نے نامہ نگاروں کو بتایا ہے کہ مرنے والی کی شناخت آنگن واڑی ورکر رمبھا دیوی کے نام سے ہوئی ہے۔ 41. رمبھا دیوی جگدیش پور تھانہ کے کٹیا بشن پور تھانہ علاقے کے رہنے والے روی کمار کی بیوی تھی، اس کی نوکری بلاک کے آنگن واڑی سنٹر نمبر 60 میں ملازمہ کے طور پر کام کرتی تھی۔ زخمیوں کی شناخت 25 سالہ آکاش کمار ولد رمبھا دیوی ساکن خلوا گھڑی، 29 سالہ گووند کمار، اس کے دوست حیدر علی ساکن بہوروا گاؤں کے طور پر ہوئی ہے۔ زخمی آکاش کمار کو جی ایم سی ایچ کے ڈاکٹروں نے پٹنہ ریفر کر دیا۔ بہتر علاج کے لیے البتہ ان کی حالت تشویشناک ہے۔

انڈیا اتحاد کے امیدوار سنجے کمار کشوہا کو ہر طبقے کی حمایت حاصل ۔ معروف عالم

(لطف الرحمن صمدانی علیگ) سہرسہ ضلع کے سمری بختیار پور بلاک کے مشہور و معروف سماجی کارکن راشٹریہ جنتا دل پارٹی کے سینئر لیڈر نمائندہ ضلع پریشد معروف عالم نے کہا ہے کہ کھگڑیاں لوک سبھا سے انڈیا اتحاد کے امیدوار سنجے کمار کشوہا کو ہر طبقہ کی حمایت حاصل ہے پورے لوک سبھا کھگڑیا میں سنجے کمار کشوہا کو لے کر لوگ بہت زیادہ سنجیدہ ہیں کیونکہ سنجے کمار ایک ایماندار اور نیک دل انسان کے ساتھ ساتھ قوم کی ہمدردی اور لوگوں سے بڑی عزت کے ساتھ ملنا ان کے کردار میں شامل ہے سنجے کمار لوک سبھا کھگڑیا کے ایسے امیدوار ہیں جو ایک غریب خاندان سے آتے ہیں لیکن سماجی خدمات میں ہمیشہ حصہ لیتے رہتے ہیں ہم تمام لوک سبھا کھگڑیا کے ووٹروں سے کہنا چاہتے ہیں کہ آنے والے سات مئی کو سنجے کمار کے انتخابی نشان ہنسوا ہتھوڑا اور تارا کے نشان پر بٹن دبا کر زیادہ سے زیادہ ووٹ دے کر سنجے کمار کو پارلیمنٹ بھیجیں تاکہ ہم سب کی آواز کو بلند کر سکیں کھگڑیا لوک سبھا کی پہلی پسند ہندو اور مسلمان کی یہی ہے کہ ہم لوگ سنجے کمار کشوہا کو زیادہ سے زیادہ ووٹ دے کر ایک ایماندار امیدوار کو پارلیمنٹ بھیجیں گے

حاجی پور پارلیمانی حلقہ کے امیدوار شیو چندر رام کا پرچہ نامزدگی آج

حاجی پور عبدالواحد ۔راشٹریہ جنتادل کے ریاستی جنرل سکریٹری محمد شاہد جمال نے ہمارے نمائندے کو بتایا کہ حاجی پور پارلیمانی حلقہ سے سابق وزیر شیو چندر رام کا پرچہ نامزدگی کل حاجی پور واقع کلکٹریٹ میں ہونا ہے اس موقع سے سوبھئی میں واقع بھولا سنگھ نوین ہائی اسکول میں ایک جلسہ عام پروگرام کا انعقاد دو بجے دن کیا جانا ہے شاہد جمال نے اس کی اطلاع دیتے ہوئے بتایا کہ اس موقع پر راشٹریہ جنتادل کے کئی اعلیٰ لیڈران کے ساتھ ضلع عہدداران بھی شریک ہونگے جن میں تیجسوی پرساد یادو مکیس سہنی آلوک مہتا وغیرہ جلسے کو خطاب فرمائیں گے اس موقع سے ضلع کے عہدداران کے ساتھ ساتھ کارکنان بھی شریک ہونگے شاہد جمال نے مزکورہ پروگرام میں شرکت کی اپیل کی ہے واضح ہو کہ شیو چندر رام ایک ایماندار اخلاق کے پیکر ہر دل عزیز امیدوار ہیں ماضی میں وزیر بھی رہ ہو چکے ہیں عوام الناس میں ہر دل اور مقبول عام ہے

بہوجن سماج پارٹی کے امیدوار غوث الاعظم کا رابطہ مہم تیز حمایتی گھر گھر جا کر ہاتھی چھاپ پر بٹن دبانے کی کر رہے ہیں اپیل

ارریہ :- (مشتاق احمد صدیقی) ارریہ پارلیمانی حلقہ نمبر 09 میں تیسرے مرحلے کے تحت ووٹنگ کی تاریخ 07 مئی 2024 کو مقرر ہے، جس میں یہاں کے ووٹرس اپنا اپنا ووٹ ڈال کر جمہوریت کی حفاظت کے لئے کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔ جیسے جیسے ووٹنگ کی تاریخ نزدیک آرہی ہے امیدواروں کا رابطہ مہم تیز ہوتا دکھ رہا ہے واضح رہے کہ ارریہ لوک سبھا سیٹ سے کل نو امیدوار انتخابی میدان میں اترے ہوئے ہیں جن میں سے مایاوتی کی بہوجن سماج پارٹی سے غوث الاعظم الیکشن لڑ رہے ہیں اس نمائندہ سے ایک خصوصی ملاقات میں ارریہ پارلیمانی حلقہ کے اس امیدوار نے کہا کہ عوام کی بے پناہ حمایت کی وجہ سے میں ارریہ پارلیمانی حلقہ سے لوک سبھا سے امیدوار بنا ہوں اور مجھے امید ہے کہ اس لوک سبھا سیٹ کے لوگ میرا ساتھ دیں گے اور ہمیں جیتا کر پارلیمنٹ بھیجنے کا کام کریں گے، کیوں کہ ارریہ کے مسائل بہت ہیں جو ہر سال یہاں کے نمائندے خواہ ایم ایل اے ہوں یا ایم پی، عوام کو بے وقوف بنا رہے ہیں۔ سیمانچل کے لوگوں سے ایک کے بعد ایک وعدے کر کے معصوم لوگوں سے ووٹ اکٹھے کرتے ہیں اور دہلی میں جا کر بیٹھ جاتے ہیں کہ ان کے علاقے کے ترقیاتی کام کب ہوں گے، ہمارے نمائندے کب آئیں گے، کب سنیں گے لیکن نمائندے صرف الیکشن کے وقت

آتے ہیں اور لالی پاپ دیکھا کر چلے جاتے ہیں، غریبوں کی بے بسی کی وجہ سے سیمانچل کے عوام ہر ترقیاتی کام کو ڈھونڈتے رہتے ہیں کہ فلاں کام ہو جائے، مگر سننے والا کوئی نہیں یہاں کے لوگوں کا سب سے بڑا مدعی بے روزگاری، مہنگایی اور نقل مکانی کا ہے، کیوں کہ روزگار نہیں ملنے کے سبب اپنے گھر والوں کو چھوڑ کر باہر جانے پر مجبور ہیں، کیوں کہ سیمانچل کے علاقے میں کوئی کل کارخانے نہیں ہیں۔ دوسری بات یہ کہ ضلع میں ابھی تک کوئی میڈیکل کالج یا انجینئرنگ کالج کا قیام عمل میں نہیں آسکا ہے اور نہ ہی بجلی پانی اور صحت عامہ کا مناسب بندوبست ہے، سرکاری اسپتالوں میں ڈاکٹروں کی ڈیوٹی رہتی ہے، مگر ڈاکٹرس اپنے نجی کلینک میں پیسے کمانے میں جٹے رہتے ہیں۔ یہاں کا سب سے بڑا مسئلہ سیلاب کا ہے، جس کے لئے نہ ہی مرکزی حکومت نے اور نہ ہی صوبائی حکومت نے کوئی پہل کیا ہے، اسی لئے سیمانچل کا علاقہ خستہ حالی کا شکار ہے۔ اس لئے میں یہاں کے لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ میں آپ کا لیڈر اور نیتا نہیں بلکہ آپ کا بیٹا بن کر سارے مسائل کو حل کروں گا۔ مجھے زیادہ سے زیادہ ووٹ دے کر دہلی بھیجیں! میں آپ لوگوں سے وعدہ کرتا ہوں کہ جلد ہی پورے سیمانچل میں مختلف فیکٹریاں لگیں گی۔ یہاں میڈیکل کالج، انجینئرنگ کالز کھلیں گے، کسان کا مسئلہ، سیلاب کا مسئلہ، بے روزگاری کا مسئلہ ضرور حل ہوگا۔ آپ کی کال پر حاضر رہوں گا۔ ایک بار سماجی خدمات کا ضرور موقع دیں!

30 اپریل تک تمام بی ایل او بقیہ ووٹر سلپس کی سو فیصد تقسیم کو یقینی بنائیں۔ ڈی ایم

دربھنگہ (اعجاز احمد اصلاحی) ضلع انتخابی افسر۔کم۔ضلع افسر، دربھنگہ شری راجیو روشن نے بتایا کہ لوک سبھا عام انتخابات 2024 کے موقع پر آئندہ دو دنوں میں ضلع کے ہر ووٹر کو ووٹر انفارمیشن سلپ اسے تمام بی ایل او کے ذریعے تقسیم کیا جا رہا آفیسرز سے ٹیلی فون کے ذریعے ووٹر سلپس کی تاریخ میں اگلے تین روز کے لیے توسیع کی جا رہی تک ووٹر سلپس کی تقسیم کو یقینی بنائیں۔ انہوں تقسیم کی گئی ہیں ان کی نشاندہی کر کے متعلقہ ہدایت دی گئی۔ اور ووٹر سلپس کی تقسیم کے بعد

بروقت تقسیم کی جائے گی۔ پولنگ اسٹیشنوں اور گھر گھر جا کر ہے۔ ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر نے آج تمام بلاک ڈیولپمنٹ تقسیم پر رائے لی۔ انہوں نے کہا کہ ڈور ٹو ڈور تقسیم کی ہے، اب تمام بی ایل اوز 28، 29 اور 30 اپریل 2024 نے مزید کہا کہ جن بی ایل او کے ذریعے ووٹر سلپس نسبتاً کم بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر کو سخت ترین کارروائی کرنے کی جیویکا دیدیس، سیوکاس وغیرہ کے ذریعہ چیکنگ کی جائے گی۔ تمام بلاک ڈیولپمنٹ افسران کو ہدایت دی گئی کہ وہ روزانہ ووٹر پرچی کی تقسیم کا جائزہ لیں۔ ضلع انتخابی افسر دربھنگہ نے ووٹروں سے اپیل کی ہے کہ تمام رائے دہندگان معلوماتی پرچی حاصل کریں اور اسے محفوظ رکھیں اور 13 مئی 2024 کو اپنا ووٹ ڈالیں۔ قابل ذکر ہے کہ ضلع میں اب تک بہادر پور بلاک میں 022,07,1، جالے بلاک میں 564,67، کشیشور استھان ایسٹ بلاک میں 414,94، بیرول بلاک میں 835,54، ہنومان نگر بلاک میں 403,78، علی نگر بلاک میں 464,156,71۔ گوڑا بورم بلاک میں 707،73، کیرت پور بلاک میں 227،38 ووٹر سلپس تقسیم کی گئی ہیں۔ آج سے 16 دن کے بعد ضلع کے تمام پولنگ اسٹیشنوں پر ووٹنگ ہوگی۔ تمام ووٹرز سے اپیل ہے کہ اپنے حق رائے دہی استعمال ضرور کریں۔ ووٹنگ کی تاریخ پیر 13 مئی 2024 ہے۔

ووٹنگ فیصد بڑھانے کے لیے لوگ بھاگ دوڑ کر رہے تھے

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

پٹنہ صاحب لوک سبھا حلقہ میں یکم جون کو ہونے والے لوک سبھا انتخابات کے ساتویں مرحلے میں ووٹ فیصد بڑھانے کے لیے رن فار ووٹ پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اتوار کو پٹنہ سٹی سب ڈویژنل انتظامیہ کی طرف سے ووٹروں کی بیداری کے لیے عوامی تعاون کے ساتھ رن فار ووٹ پروگرام منگل تالاب مشرقی گیٹ سے شروع ہوا۔ جس کا اختتام منوج کمالیہ اسٹیڈیم میں ہوا۔ کئی سماجی و ثقافتی تنظیموں کے نمائندوں کے علاوہ مختلف کھیلوں سے تعلق رکھنے والے ریاستی اور قومی سطح کے کھلاڑیوں نے بھی اس پروگرام میں حصہ لیا۔ خاص طور پر مرکز دارالعلوم عمادیہ اور سٹی تائیکوانڈو کلب کے نمائندوں کی شرکت قابل ذکر تھی۔ ریس سے پہلے، اسکول کے بچوں نے ووٹر بیداری کے لیے وقف ایک سکیٹ اسٹیج کیا - ہم بھارت کے ووٹر ※۔ رن فار ووٹ پروگرام کو سب ڈویژنل آفیسر گنجن سنگھ نے جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے رائے دہندوں سے ملاقات کی اور کہا کہ آئندہ یکم جون کو ہونے والے لوک سبھا انتخابات میں انہیں ووٹنگ کے تئیں اپنی لگن کا اظہار اسی طرح کرنا ہے جس کے ساتھ وہ صحت کے لیے صبح سویرے گاندھی سرور آتے ہیں۔ شکتی انہوں نے کہا کہ ووٹ دینا شہریوں کی معاشرے اور قوم سے وفاداری کی علامت ہے اور اس وفاداری میں کبھی کمی نہیں آنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ عوامی تعاون سے پری پول پربھات پھیری، ٹیبلو، نکڑ سبھا کے علاوہ مختلف تعلیمی اداروں میں ووٹر بیداری سے متعلق لیکچرز اور کوئز مقابلے بھی منعقد کیے جائیں گے۔ انڈین ریڈ کراس سوسائٹی پٹنہ سٹی کے چیرمین گووند کنوڈیا کی نگرانی میں منعقدہ پروگرام میں سی ڈی پی او مونیکا، کماری اروشی، سابق نائب صدر پولیس وجے کمار یادو، ڈاکٹر ٹی پی گولوارہ، ڈاکٹر برج موہن پرساد، تاراجھن جھونوالا، سی ڈی پی او مونیکا نے شرکت کی۔

سابق قانون ساز کونسلر راجو یادو نے کامدھینو دیسی گر گائے ڈیری فارم پہنچ کر جائزہ لیا

بہار شریف (محمد آفتاب) سابق لیجسلیٹو کونسلر راجیش کمار سنگھ عرف راجو یادو نے پہنچ کر نالندہ ضلع ہیڈ کوارٹر، بہار شریف کے نیو واسواں ویگھا میں تعمیر ہونے والے کامدھینو دیسی گر گاؤ ڈیری فارم کا جائزہ لیا۔ اس کے بعد بہار شریف اور گردونواح کے لوگوں کو دیسی گر گائے کا دودھ با آسانی ملنا شروع ہو جائے گا اور اس سے بننے والی مصنوعات دیسی گر گائے کے دودھ میں موجود نہیں ہیں۔ عام گائے کا دودھ اس موقع پر کمپنی کے مینجنگ

ڈائریکٹر سدھیر کمار رائے نے بتایا کہ اس دودھ میں 27 قسم کے منرلز پائے جاتے ہیں جو عام گائے میں نہیں پائے جاتے۔ انہوں نے بتایا کہ کورونا کے دور میں مقامی گر گائے کے دودھ نے اس دودھ میں سونا، آئرن، پلیٹ لیٹس اور دیگر اقسام کی موجودگی کی وجہ سے لوگوں کو امرت کی طرح فائدہ پہنچایا فارم کے منیجر امرور مانے بتایا کہ اس فارم میں استعمال ہونے والے گائے کے چارے کو اگانے کے لیے کیمیائی کھاد کا استعمال نہیں کیا جائے گا اور گائے کے گوبر اور پیشاب کو ایک تالاب میں جمع کر کے اس میں پانی بھرا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ فارم دو سے تین ماہ میں مکمل طور پر تیار ہو جائے گا جس سے مقامی لوگوں کو روزگار بھی ملے گا۔

شعبہ اردو پٹنہ یونیورسٹی میں ایک توسیعی خطبہ کا اہتمام مورخہ ۲۹ اپریل کو ۱۱ بجے کیا گیا

بہ عنوان جمیل مظہری کی فکری دنیا۔ اس خاص موضوع پر لندن سے تشریف لائے علامہ سید عقیل الغروی صاحب کا خطاب ہوگا۔ جو آج کل بہار کے دورے پر ہیں اور کئی مذہبی و علمی محفلوں کو اپنی دلکش روحانی اور معلوماتی خطابات سے فیض یاب کر رہے ہیں۔ اسی سلسلے کی ایک ادبی محفل شعبہ اردو میں بھی منعقد ہونے والی ہے۔ واضح ہو کہ صدر شعبہ اردو نے ایک پریس ریلز جاری کر کے کہا ہے کہ دبستان عظیم آباد کے ہر دل عزیز اور نمائندہ شاعر علامہ جمیل مظہری کا اردو ادب میں مقام و مرتبہ بلند و بالا ہے۔ ادب کے ہر دبستان نے ان کی شاعری کی بلند خیالی کو تسلیم کیا ہے۔ نظم نگار کی حیثیت سے مقبولیت حاصل کر چکے علامہ جمیل مظہری نے غزل مرثیہ اور دیگر اصناف میں بھی طبع آزمائی کی اور اور اپنی انفرادیت کا پرچم لہرایا ہے۔ پٹنہ یونیورسٹی کے ایم اے میں بھی یہ شامل نصاب ہیں۔ ان کی شاعری فکری بلندی کی معراج تسلیم کی جاتی رہی ہے لہذا ہر اعتبار سے جمیل مظہری پر یہ خصوصی لیکچر منعقد کرنے کا فیصلہ نہ صرف شعبہ اردو کے طلبہ و طالبات کے لئے سودمند ثابت ہوگا بلکہ عظیم آباد کے ادب نواز دوستوں عزیزوں اور بزرگوں کے لئے بھی یہ ادبی بزم نہایت ہی کارآمد ہوگی۔ صدر نے ادب و شاعری سے شغف رکھنے والے تمام لوگوں سے اس محفل میں تشریف لانے کی خواہش ظاہر کی ہے۔

ٹرک اور آٹو میں تصادم، ڈرائیور زخمی

بہار شریف (محمد آفتاب) نالندہ: ٹرک اور آٹو کے درمیان تصادم سے آٹو ڈرائیور شدید زخمی ہو گیا، یہ سڑک حادثہ نالندہ ضلع کے ہرنوت تھانہ علاقے کے بجلی کے دفتر کے قریب ہوا۔ زخمی آٹو ڈرائیور کی شناخت ویریندر کمار ولد سریندر یادو ساکنہ نور سرائے تھانہ علاقہ کے راماڈیہ گاؤں کے طور پر ہوئی ہے، بتایا جاتا ہے کہ مخالف سمت سے آنے والے ٹرک نے مذکورہ جگہ سے گزرنے والے ایک آٹو کو ٹکر ماردی۔ اس واقعہ میں آٹو کو مکمل طور پر نقصان پہنچا تاہم مقامی لوگوں کی مدد سے آٹو ڈرائیور کو پرائمری علاج کے بعد داخل کرایا گیا۔ ہرنوت پولیس اسٹیشن کے سربراہ محمد ابو طالب انصاری نے بتایا کہ واقعے کے بعد ڈرائیور کو ٹرک چھوڑ کر فرار ہو گیا ہے۔ گاڑی کے مالک کا سراغ لگانے کی کوشش کی گئی ہے۔

محمد صفدر نذیر کو انٹرنیشنل کمپنی انفوسس میں ملی جاب اہل خانوادہ میں خوشی کا ماحول، خویش واقارب کی جانب سے مبارکبادی کا سلسلہ جاری

ارریہ :- (مشتاق احمد صدیقی) محمد صفدر نذیر کا انٹرنیشنل کمپنی انفوسس کمپنی میں فائنل سلیکشن ہو چکا ہے، جس سے اہل خانودہ میں خوشی و مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے اور اہل خانہ سمیت خویش واقارب نے فون کے ذریعہ محمد صفدر نذیر سمیت ان کے والد محترم پرویز نذیر کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے بابو صفدر کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اس بڑی کامیابی پر ان کے والد بھائی پرویز نذیر نے اس نمائندہ کو بتایا کہ محمد صفدر نذیر نے اپنی تعلیم کا آغاز ارریہ ضلع کا معروف ومشہور اور معیاری تعلیم و تربیت میں امتیازی شان رکھنے والا اور سی بی ایس ای سے ایفلیئیٹیڈ ادارہ "السبیل اکیڈمی" سے کیا تھا اور اسی ادارہ میں میرے لڑکے نے کلاس 8th تک کی پڑھائی مکمّل کی، چوں کہ اس وقت "السبیل اکیڈمی" کو سی بی ایس ای سے افیلیشن حاصل نہیں ہو سکا تھا، اس لئے محمد صفدر کا داخلہ ہم نے "بال مندر" کشن گنج میں کرادی، جہاں سے میرے عزیز نے ٪۹۳ فیصد نمبرات سے میٹرک پاس کر کے ہمارے ساتھ ساتھ اپنے اساتذہ کا نام روشن کیا تھا، اور خوشی کی بات ہے کہ عزیزم نے انٹرمیڈیٹ کا امتحان بھی ٪۹۳ ※ مارکس لا کر کامیابی سے ہمکنار ہوا تھا پھر رحمانی 30 کا داخلہ ٹسٹ پاس کر کے یہاں سے IIT کی تیاری کیا، جس کی بدولت ان

ہوئے خوشی ہو رہی ہے جنہوں نے انفوسس ریکروٹمنٹ پروگرام کے ذریعے اسپیشلسٹ پروگرامر کے کردار کے لیے حتمی جاب کی پیشکش حاصل کرنے کے لئے انٹرویو کا مرحلہ مکمل کر لیا ائی پٹنہ میں کمپیوٹر سائنس میں داخلہ مل گیا جس کا فائنل امتحان جون میں ہونے والا ہے، مگر اوپر والے کی مہربانی سے اس درمیان عزیزم نے انفوسس کمپنی میں جاب کے لیے اپلائی کیا اور انٹرویو میں کامیابی حاصل کر کے اپنی ملازمت حاصل کر لی، جہاں کمپنی ایک جانب اچھی اور ہینڈسم سیلری دے گی وہیں بہت ساری سہولیات بھی فراہم کرے گی، ان کے والد محترم نے سلیکشن لیٹر دیا، جس میں لکھا ہے:-

نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی پٹنہ!

ہمیں آپ کے انسٹی ٹیوٹ کے طلباء کی فہرست بتاتے ہے، ان میں محمد صفدر نذیر کا نام سرفہرست ہے۔ ماہر پروگرامر کے کردار کا معاوضہ INR 13 لاکھ سالانہ ہے۔ برائے مہربانی منتخب طلباء کے ساتھ نتائج سے رابطہ کریں اور فوری طور پر ہر طالب علم کے لئے پیشکش کی قبولیت کی تصدیق کریں۔ ہم مقررہ وقت پر آپ کے ساتھ شمولیت کے عمل کا اشتراک کریں گے۔ اگلے چند دنوں میں، ہم تمام کامیاب طلباء کو ای میل کے ذریعے انتخاب کی تصدیق بھیجیں گے۔ اس سال Infosys بھرتی پروگرام کے لیے ہمارے ساتھ شراکت کا شکریہ۔ محمد صفدر نذیر کی کامیابی پر ان کی والد ماجدہ جو خود اعلیٰ تعلیم حاصل کر امور خانہ داری میں مشغول ہیں انہوں نے، ان کے چچازاد بھائی اور سول جج کامران احمد (جو ارریہ ضلع میں سول جج کے عہدے پر فائز)، محمد عفان جنرل منیجر انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ اورنگ اباد، چچا مظفر الاسلام، چچا مظہر الحسن اردو مترجم، منہاج اصغر، آصف مناظر، ماما ڈاکٹر ذکی اطہر سرجن کشن گنج اور نانا غلام سبحانی کے علاوہ دیگر احباب اور خویش واقارب نے خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہوئے صفدر کو مبارکباد پیش کیا اور ان کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

اقلیتی عوام نتیش حکومت کو مزید مضبوط کریں: ڈاکٹر عقیل صدیقی

پٹنہ (پریس ریلیز) ریاست کی فلاح و ترقی کے لئے موجودہ حکومت نے کافی کام کئے ہیں۔ خاص طور پر اقلیتوں کی فلاح کے لئے ان کی کارکردگی قابل ستائش ہے۔ انہوں نے ہر سطح پر اقلیتوں کا خیال رکھا ہے۔ مدراس سطح پور ہو، وقف املاک معاملے میں ہو، اقلیتوں کے لئے تعمیر انجمن اسلامیہ ہال جیسی عظیم الشان عمارت کی تعمیر کا معاملہ ہو۔ بہار کی دوسری سرکاری زبان اردو کی ترقی، فروغ اور تشہیر کا معاملہ ہو، ریاست کے مختلف دفاتر میں اردو ٹرانسلیٹر، اسسٹنٹ اردو ٹرانسلیٹر یا پھر ایل ڈی سی وغیرہ کی بحالی کا معاملہ ہو نتیش کمار نے ہر سطح پر اقلیتوں خصوصاً مسلمانوں کو یاد رکھا ہے۔ اب باری ہے کہ اقلیت، خاص طور مسلمانوں کی کہ وہ بھی انہیں یاد رکھیں اور حالیہ لوک سبھا انتخاب میں ان کی پارٹی کے تمام امیدواروں کو جیت کثیر ووٹوں سے کامیابی سے ہمکنار کرائیں۔ یہ اپیل ڈاکٹر عقیل صدیقی نے اقلیتی عوام سے کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ نتیش کمار ہمیشہ اقلیتوں کی بہبود کے لئے فکر مند رہنے اور سنجیدہ رہے ہیں۔ ان کے دورِ حکومت میں بہار کافی ترقی کیا ہے۔ ہر طرف مضبوط اور پختہ سڑکیں بنی ہیں۔ شہر کے ساتھ ساتھ دیہی علاقوں میں چوبیس گھنٹے بجلی کی سپلائی کو یقینی بنایا گیا۔ ٹریفک نظام کو بہتر بنانے کے لئے پل اور اوور برتج کے جال بچھائے گئے، تاکہ عوام کو کسی طرح کی کوئی پریشانی نہیں ہو۔ میڈیکل سطح پر کافی سہولیات فراہم کرائی گئیں۔ گویا زندگی کے ہر شعبے میں جہاں سے سرکاری مراعات حاصل ہو سکتی ہیں یا جہاں جہاں حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے وہاں انہوں نے اطمینان بخش کام کئے ہیں۔ اس لئے عوام کی ذمہ داری ہوتی ہے خاص طور پر اقلیتوں کی کہ وہ انہیں کسی بھی حال میں نظر انداز نہ کریں اور اپنے محسن رہنما کو مزید تقویت اور استحکام بخشیں۔ ڈاکٹر عقیل صدیقی نے مزید کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ نتیش حکومت خواہ وہ آر جے ڈی کے ساتھ رہی یا پھر این ڈی اے کے ساتھ ہر دور میں انہوں نے اقلیت، غریب اور کمزور طبقوں کے لئے کام کئے۔ نتیش کمار سیکولر مزاج رکھتے ہیں۔ نتیش حکومت میں فرقہ پرستی، ذات پات یا مذہبی منافرت کا ماحول نہیں رہا۔ بہار میں لوگ ہمیشہ امن و شانتی، بھائی چارے کے ماحول میں زندگی گذارا۔ ان کی حکومت میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی، گنگا جمنی تہذیب اور باہمی اخوت و محبت کی فضا ہموار ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ آج ریاست بہار کے عوام امن و امان اور سکون و اطمینان کے ماحول میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

پارشوناتھ جین مندر کی سالگرہ کے موقع پر مذہبی رسومات ادا کی گئیں

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

حاجی گنج، لنگور گلی میں واقع 500 سال پرانے شری پارشوناتھ دگمبر جین گورا مندر کی سالانہ تقریب بڑی دھوم دھام سے منائی گئی۔ اس سے پہلے اتوار کی صبح، نے بھگوان جنیندر کا رجت پانڈوکشیلا میں شانتیدھرا کی پوجا کی۔ پروین جین نے بتایا کہ دوران منگلاچرن کی ابھیشیک کی تلاوت، کیا گیا۔ مولنا ائیک بھگوان جین عقیدت مندوں مہامستکابھیشکا کیا اور عقیدت کے ساتھ میڈیا کے نمائندے مذہبی رسومات کے تلاوت، جنیندر رستوتی، ناموکر مہا منتر کا جاپ پارشوناتھ کے مہا مستکابھشیک کرتے ہوئے عقیدت مند عقیدت میں جھومتے رہے۔ اس کے بعد، جین عقیدت مندوں نے منتروں کے جاپ کے ساتھ تیرتھنکر شری پارشوناتھ ودھان کی رسومات ادا کیں۔ پروگرام کے دوران ماحول موسیقی کے عقیدت مندوں سے گونج اٹھا۔ اس موقع پر جین عقیدت مندوں نے بھگوان کو اشٹادراویہ ارگھیا پیش کیا اور پوجا کی۔ آخر میں مہا آرتی کا اہتمام کیا گیا۔

کھگڑیا لوک سبھا سے آدرش متھلا پارٹی کے امیدوار آصف امام

سہرسہ (ایس این بی) آدرش متھلا پارٹی کے لوک سبھا کھگڑیا سے امیدوار آصف امام نے کہا ہے کہ ہم لوگوں کی ہمدردی اور لوگوں کی مشکلوں کو حل کرنے میں پیش پیش رہتے ہیں ہماری پارٹی نے یہ محسوس کیا ہے کہ متھلا آدرش پارٹی ہر ایک سماج سے اور سماج سے جڑی ہوئی پارٹی ہے جس کا پیغام یہی ہے کہ متھلا کی آواز کو دور دور تک پہنچائی جائے اور بے روزگاری ملک سے اور خصوصی طور پر کھگڑیا لوک سبھا سے ختم کی جائے اور ملک میں تعلیم کا فروغ ہو تاکہ لوگ تعلیمی ادارے میں اپنے بچے اور بچیوں کو بھیج کر اس کے روشن مستقبل کی امید بن سکتے ہیں ہم تمام لوگوں سے اپیل کرتے ہیں کہ آنے والے سات مئی کو ہمارا انتخابی نشان گیس کا چولہا ہے اس پر بٹن دبا کر ہمیں سپورٹ کریں ہم آپ کی اواز ہم بننے جا رہے ہیں آدرش متھلا پارٹی کے قومی صدر امیش چندر بھارتی نے کہا ہے کہ ہمارا یہی پیغام ہے کہ یہ پارٹی یہ چاہتی ہے کہ ہم بچوں کے ہاتھوں میں قلم اور بچوں کو دوسرے اسکول میں اور کالجز اور یونیورسٹی میں بھیجیں پارٹی ہمیشہ ملک کی ترقی کے لیے فکر مند رہتی ہے امیش چندر بھارتی نے یہ بھی کہا ہے کہ آنے والے سات مئی کو کھگڑیا لوک سبھا کا الیکشن ہونے جا رہا ہے اور ہمارے پارٹی کا انتخابی نشان گیس کا چولا ہے اس پر بٹن دبا کر ہماری حمایت کریں

www.saharaexpressdaily.com saharaexpressdelhi123@gmail.com saharaexpress123@gmail.com saharaexpressnews@gmail.com

Urdu Daily Published From
Delhi,Patna&Ranchi

روزنامہ سہارا ایکسپریس دہلی
SAHARA EXPRESS,DELHI

No-1 SE

TITLE APPLY Vol:01 Issue:115 29.04.2024 MONDAY Re.02 Page:08

جلد نمبر:01 شمارہ:۱۱۵/سوموار/۲۹/اپریل ۲۰۲۴/مطابق/۱۹/شوال المکرم/۱۴۴۴ھ/ صفحات:08

عوام من کی بات نہیں آئین کی بات سننا چاہتے ہیں

مرادآباد: 28 اپریل (یواین آئی) اترپردیش کے سابق وزیر اعلی وسماج وادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے اتوار کو کہا کہ سال 2024 کے لوک سبھا الیکشن میں لوگ من کی بات نہیں، آئین کی بات سننا چاہتے ہیں۔

سماجوادی پارٹی (ایس پی) سربراہ نے اتوار کو سنبھل لوک سبھا حلقے کے بلاری میں انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مغرب سے ہوا پلٹنے کی خبر لگتے ہی بی جے پی کی بولی بھی بدل گئی۔ دعوی کیا کہ 400 پار کا نعرہ دینے والی بی جے پی پہلے مرحلے کی ووٹنگ کے بعد سے اس نعرے کو بھول گئی کیونکہ تیسرے مرحلے کی ووٹنگ میں کسی بھی سیٹ پر بی جے پی امیدوار جیت نہیں رہے ہیں۔ یادو نے کہا کہ اتر پردیش میں پیپر لیک ہو گئے جس سے 60 ہزار نوجوان کی امیدوں پر پانی پھر گیا۔ اگنی ویر اسکیم سے بھی نوجوانوں میں سرکار سے ناراضگی ہے۔ اس سے سبھی سیٹوں پر بی جے پی کو دو لاکھ 25 ہزار ووٹ کم ہو گیا۔ مرکزی حکومت کی کسان مخالف پالیسیوں کے سلسلے میں سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ کسانوں کی آمدنی دوگنی کرنے کی بی جے پی کے بھروسے کا کیا ہوا؟ آمدنی دوگنی تو نہیں ہوئی فصل کی صحیح قیمت بھی نہیں ملی۔ ڈیزل، پٹرول، کھاد، جراثیم کش ادویہ اور بجلی مہنگی ضرور ہو گئی۔ فی بوری یوریا کم کر کے کسان سمان ندھی دینا بھی سمجھ سے پرے ہے۔ یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت سرمایہ داروں کا قرضی معاف کرنے میں دیری نہیں کرتی۔ انڈیا اتحاد کی حکومت بننے پر کسانوں کا قرض معاف کریں گے۔ ایس پی سربراہ نے کہا کہ کسان کی خوشحالی کے بغیر ترقی یافتہ ہندوستان کا تصور بے معنی ہے۔ سنبھل پارلیمانی سیٹ سے سماجوادی پارٹی (ایس پی) اتحاد کے امیدوار سابق ایم پی مرحوم شفیق الرحمان برق کے پوتے و کندرکی اسمبلی سیٹ سے ایم ایل اے ضیاء الرحمان برق امیدوار ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ سنبھل لوک سبھا سیٹ سے سماج وادی پارٹی (ایس پی) سے ایم پی شفیق الرحمان برق (94) کو اتحاد کا امیدوار بنایا تھا۔ اچانک ان کے انتقال کے بعد ان کے پوتے ضیاء الرحمان برق کو لوک سبھا امیدوار بنایا ہے۔ یہاں سات مئی کو تیسرے مرحلے کے لئے ووٹنگ ہونی ہے۔ مرادآباد ڈویژن کی سنبھل لوک سبھا سیٹ سے مرادآباد اسمبلی کی دو سیٹیں کندرکی اور بلاری شامل ہیں۔

HAFEEZ TOUR AND TRAVEL
حفیظ ٹور اینڈ ٹریول
A/16 ADISON ARCADE, FRASER ROAD, OPP. DOOR DARSHAN, PATNA-1
TOUR THE WORLD IN COMFORT
UMRAH GROUP
24 JULY 2024 98,990/- SAUDI AIRLINES DELHI TO DELHI
21 AUG 2024 98,900/- SAUDI AIRLINES DELHI TO DELHI
BAGHDAD ZEYARAT OCTOBER 2024 Rs.1,10,990/- PATNA TO PATNA
حسب ضرورت عمرہ پیکج بھی دستیاب ہے۔
Makkah Hotel Within 350-400 Mtr DAR AL KHALIL AL RUSHAD
Package Includes Accommodation, Visa,Ticket,Laundary, Zamzam, Badar Zeyarat, Transportation,Food,Tour Assistance
Madina Hotel Within 100-150 Mtr. REYAZ AL ZAHRA
9386899468 / 7903121049 / 9507677786 / 9471655574
ARARIYA 9852382797 QARI NEYAZ
SHIEKHPURA 7909023878 EJAZ ABEDIN
PHULWARI 9334735020 ARSHAD ANSARI
DAUDNAGAR 7870055339 KHALIQ ANSARI
PATNA CITY 9905290636 Md.GUDDU
SAHARSA 9471256814 RAHMAT HUSSAIN
GAYA 6203063202 MD IDRIS
CHAPRA 8294537315 ZAID
AARAH 7838829811 YASIR ABID
MOTIHARI 6204363715 MD SAIFULLAH
JEHANABAD 7903205815 FAROOQ ANSARI
HYDERABAD 9000007663 MURAD SHAIKH
DELHI 9313452368 ABDUL JABBAR
LUCKNOW 7007430109 MD FAROOQUE
KOLKATA 9874795786 MD.USMAN

All India Hajj Umrah Tour Operators Association (Regd.)
Hotel in MAKKAH (within 300-350 Mtr.) REHAB AL TAQWA or similar
Hotel in MADINA (within 50 Mtr.) GUEST TIME or similar
(17 Days) 28 July, 2024 ₹99, 999/- DELHI TO DELHI DIRECT FLIGHTS
(17 Days) 20 August, 2024 ₹99, 999/- DELHI TO DELHI DIRECT FLIGHTS
(17 Days) 12 September, 2024 ₹99, 999/- DELHI TO DELHI DIRECT FLIGHTS
(19 Days) 27 July, 2024 ₹1,09, 999/- PATNA TO PATNA DIRECT FLIGHTS
(19 Days) 19 August, 2024 ₹1,09, 999/- PATNA TO PATNA DIRECT FLIGHTS
(19 Days) 11 September, 2024 ₹1,09, 999/- PATNA TO PATNA DIRECT FLIGHTS
Package Includes : Accomodation, Local Zeyarat at Makkah and Madina via badr, Saudi Airlines, Zam Zam, Food, Visa, Laundry, Transportation
FREE BAG WITH EHRAM
HANZALA TOUR & TRAVEL PVT. LTD.
حنظلہ ٹور اینڈ ٹریول پرائیویٹ لمیٹیڈ
IATA
H.O. : 9/A, Lower Ground Floor, Fazal Imam Complex, Fraser Road, Patna 1
Email : hanzalaheadoffice@gmail.com | Website : www.hanzalatt.com.in
A Complete HAJJ, UMRAH & ZEYARAT Package Solution
9507777786, 9507577786, 9507877786
We Regard Pilgrim as MEHMAN-E-HARMAIN SHARIFAN
TOLL FREE NUMBER 1800-1211-786 TOLL FREE NUMBER
Hajj 2024
14 Days 17 Days Departue : 11 June ₹7,50,000
20 Days Departue : 11 June ₹8,50,000
35 Days Departue : 18 May ₹9,50,000
Haj Visa | Hotel in Aziziya - accessible from Mina | Food in Mina | Mollium Fees
Intercity Transportaion | Intercity Transportaion | All Meals Included | Mollium Draft
Ziyarat/ Mazarat in Madinah | Tavel Kit & Zamzam | Madinah Hotel near Haram
BAGHDAD PACKAGE 09 October, 2024 ₹1,09, 999/- PATNA TO PATNA (DIRECT FLIGHTS) | (12 Days) 10 October, 2024 ₹99, 000/- DELHI TO DELHI (DIRECT FLIGHTS)
SAUDI ARABIAN AIRLINES

Gulab Jewellers
Gulab Tower Bakerganj,Patna-800 004
Tejaswi Kr. Kr.Sarraf
Mob:-7870075608
गुलाब ज्वेलर्स
گلاب جوئیلرس
SINCE 1977 GULAB JEWELLERS
ONLY 22 CT BIS 91.6
गुलाब टॉवर,बाकरगंज,पटना-800004
E-Mail:gulabjewellers157@gmail.com
Deals in Gold,Silver,Daimond,Platinum,Hallmark18ct.&22ct Jewellery

आपका विश्वसनीय दुकान
राज नंदनी ज्वेलर्स
91.22ct का जेवर 750.18ct मिलता है।
RNJ
راج نندنی جوئیلرس
मेकिंग चार्ज शुरु Rs.401 पर ग्राम
Shop Freely with Fair Making Charges
THE HALL MARK JEWELLERY SHOP
FOLLOW US:
जौहरी कॉम्पलेक्स,बाकरगंज, पटना.4 मो०.8084267378,8210775023

عمدہ زیورات کے لئے ڈائمنڈ، گولڈ، سیلور کے لئے تشریف لائیں
7707003434
Alankar Jewellers & CO
Deals in: Dimond. Gold & Silver Jewellery
AshokRajpath,Muradpur.Patna.800004

OMNISCIENT INVESTO PVT. LTD.
زمین، مکان واپارٹمینٹ میں انویسٹمینٹ و رہائش کے لئے ایک سنہرا موقع۔ جلد رابطہ کریں۔
زمین:- پٹنہ ضلع میں پھلواری شریف کے قرب جوار میں ایمس کے نزدیک، بہٹہ، سرمیرا روڈ، گونپورا و دیگر اہم مقامات
اپارٹمینٹ:- نوبسہ، راجا بازار، علی نگر، ہارون نگر و دیگر اہم مقامات و نقشہ کے ساتھ جدید ٹیکنولوجی کے ساتھ مکانات بنوانے کے لئے رابطہ کریں۔
9153972091, 9153972092, 9153972093, 9153972094, 9153972095, 9153972096
AL-NIMRAH HAJ UMRAH TOUR & TRAVELS
النمرہ حج وعمرہ ٹور اینڈ ٹریولس کے افتتاحی موقع پر عمرہ ٹور پیکیج میں مزید رعایت
صرف -/67786 ₹
حج وعمرہ کے علاوہ بیت المقدس، بغداد شریف اور دیگر مذہبی مقامات کی زیارت کر کے اپنی نگاہوں کو منور اور دل کو فرحت بخشیں۔
9153972085, 9153972086, 9153972087, 9153972088, 9153972089, 9153972090
Md. Waris 9955150722 Courtesy By: Khazana JEWELLERS Opp. Anjuman Islamia Hall Muradpur, Patna-4
H.Office: Opp. Green Bazaar, Nayatola, Khagaul Road, Phulwari Sharif, Patna-801505, Bihar (India)

روزنامہ سہارا ایکسپریس دہلی
SAHARA EXPRESS,DELHI

برصغیر کے دوقدیم تعلیمی اداروں میں خواتین کووائس چانسلر بننے میں ڈیڑھ سو برس کیوں لگے؟

پاکستان اور انڈیا کے دوقدیم تعلیمی اداروں، جن کی بنیاد تقریباً 150 سال قبل رکھی گئی تھی، میں حال ہی میں وائس چانسلر کے عہدوں پر دوخواتین کوتعینات کیا گیا جس کے بعد یہ سوال اٹھا کہ اس تاریخ ساز پیش رفت کو اتنا وقت کیوں لگا۔ واضح رہے کہ انڈیا کی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں پروفیسر نعیمہ خاتون جبکہ پاکستان میں گورنمنٹ کالج یونیورسٹی میں ڈاکٹر شازیہ بشیر کو حال ہی میں بطور وائس چانسلر تعینات کیا گیا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ان دونوں ہی تعلیمی اداروں کا قیام 19 صدی کے اختتام پر نوآبادیاتی دور کے دوران 10 سال کے وقفے سے اور مختلف مقاصد کے تحت ہوا تھا۔ پاکستان کے صوبہ پنجاب کے دارالحکومت لاہور میں واقع جی سی یونیورسٹی کی ابتدا 1864 میں ایک سرکاری کالج کی حیثیت ہوئی جسے سنہ 2002 میں جامعہ کا درجہ ملا۔ دوسری جانب علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی بنیاد تقریباً 10 سال بعد سرسید احمد خان نے رکھی جب انھوں نے 1875 میں محمدن اینگلو اورئینٹل کالج کا آغاز کیا۔ 1921 میں یہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی بن گئی۔ ان دونوں تعلیمی اداروں سے متعدد خواتین سمیت نامور شخصیات نے تعلیم حاصل کی لیکن اتنے برسوں میں ایک قدر مشترکہ دونوں میں یہ بھی رہی کہ وائس چانسلر کا عہدہ کسی خاتون کو نہ مل سکا۔ ایک دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، جسے پہلی خاتون وی سی کے لیے 104 سال انتظار کرنا پڑا، کی پہلی چانسلر سلطان جہاں بیگم (بیگم بھوپال) خود ایک خاتون تھیں۔ تو آخر یہ روایت توڑنے والی خواتین کون ہیں اور انھیں اس عہدے تک پہنچنے میں اتنا وقت کیوں لگا؟ انڈیا کی صدر دروپدی مرمو نے پروفیسر نعیمہ خاتون کو علی گڑھ یونیورسٹی کا وی سی مقرر کیا تو 1920 میں قائم ہونے والے ادارے، جس کے اب تک کے سب 21 وی سی مرد تھے، کو پہلی خاتون وائس چانسلر ملی۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی انڈیا میں اعلیٰ تعلیم کے باوقار اداروں میں سے ایک رہا ہے جس کے سابقہ طلبا نا صرف انڈیا بلکہ بیرون ملک بھی اہم عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں۔ انڈیا کے صدر ڈاکٹر ذاکر حسین، پاکستانی سیاست دان خان عبدالغفار خان، مالدیپ کے سابق صدر محمد امین دیدی، بنگلہ دیش کے وزیر اعظم منصور علی، مورخ عرفان حبیب سے لے کر اداکار نصیرالدین شاہ تک نے اے ایم یو سے تعلیم حاصل کی ہے۔ اے ایم یو کی ویب سائٹ پر دستیاب معلومات کے مطابق نعیمہ خاتون اوڈیشہ کی رہنے والی ہیں جنھوں نے ہائی سکول کے بعد اے ایم یو سے اپنی تعلیم مکمل کی۔ انھوں نے نفسیات میں پی ایچ ڈی مکمل کی اور اے ایم یو میں سائیکالوجی ڈیپارٹمنٹ کی چیئر پرسن بھی رہی ہیں۔ نعیمہ خاتون نے نفسیات کے موضوع پر کئی کتابیں لکھی ہیں اور ان کے 31 تحقیقی مقالے شائع ہو چکے ہیں۔ اے ایم یو کی وائس چانسلر بننے سے پہلے وہ گذشتہ دس سال سے اے ایم یو ویمنز کالج کی پرنسپل تھیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ نعیمہ خاتون نے قائم مقام وی سی پروفیسر محمد گلریز سے وی سی کے عہدے کا چارج لیا جو اتفاق سے ان کے شوہر بھی ہیں۔ اسی وجہ سے یہ سوال بھی اٹھا کہ کیا نعیمہ خاتون اپنے شوہر کی وجہ سے وائس چانسلر بنیں؟ اس سوال پر پروفیسر عذرا کہتی ہیں کہ اگر گلریز صاحب نہ ہوتے تو بھی نعیمہ خاتون وائس چانسلر بن جاتیں کیوں کہ یہ بحث شروع ہو گئی تھی کہ ایک خاتون کو اے ایم یو کا وائس چانسلر بنا چاہیے۔ پروفیسر عذرا موسوی اے ایم یو میں سنٹر فار ویمن سٹڈیز کی ڈائریکٹر ہیں۔ وہ سال 2019 میں بنائے گئے اے ایم یو ویمنز کلب کی بانی سکریٹری بھی ہیں۔ عذرا موسوی کہتی ہیں کہ یہ ایک بہت اچھا قدم ہے حالانکہ یہ سو سال سے زائد عرصے کے بعد ہوا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اگر یہ کام بیس سال پہلے کر لیا جاتا تو معاشرہ اس کے لیے تیار نہ ہوتا۔ ان کے مطابق اساتذہ، طالب علموں اور عملے کے لیے ذہنی طور پر یہ قبول کرنا بہت آسان ہے کیوں کہ نعیمہ خاتون پرنسپل بھی رہ چکی ہیں، اس لیے انھیں وائس چانسلر کی ذمہ داری نبھانے میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ 2023 میں اے ایم یو ٹیچرز ایسوسی ایشن کے انتخابات میں تین خواتین اساتذہ نے کامیابی حاصل کی تھی، جو ایک بڑی تبدیلی تھی۔ اے ایم یو کے خواتین کالج میں ہندی کی سینئر اسسٹنٹ پروفیسر نازش بیگم نے انجمن کے انتخابات میں کھڑے تمام امیدواروں میں سب سے زیادہ ووٹ حاصل کیے۔ بی بی سی سے بات کرتے ہوئے نازش بیگم نے کہا کہ اے ایم یو ٹیچرز ایسوسی ایشن میں خواتین کی نمائندگی کم رہی ہے، لیکن اس بار جیت نے ہمارے حوصلے بلند کیے ہیں اور ہم نے ایسوسی ایشن میں کل آٹھ رکنی نشستوں میں سے دو خواتین اساتذہ کو منتخب کرنے کے لیے قرارداد پاس کی۔ ہمیں پہلی خاتون وائس چانسلر ملنے پر بہت خوشی ہے اور اس سے دیگر خواتین کو بھی آگے آنے اور اپنی نمائندگی کا دعوی کرنے کی ترغیب ملے گی۔

معاشرہ کی تعمیر میں اساتذہ کا کردار

ڈاکٹر سراج الدین ندوی، ایڈیٹر ماہنامہ اچھا ساتھی۔ بجنور۔ 9897334419

استاذ کا کردار معاشرے کی تعمیر میں سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ اس کی اخلاقی صفات کا عکس طالب علم پر سورج کی روشنی کی طرح پڑتا ہے۔ طلبہ کے سامنے جھوٹ بولنا، غیبت کرنا یا بد دیانتی کرنا استاذ کی اپنی تصویر کو خراب کرنے کے ساتھ ساتھ بچوں کے اخلاق کو خراب کرنے کا موجب بھی ہے۔ موجودہ دور میں بعض اساتذہ کھلے عام غیر اخلاقی سرگرمیوں میں ملوث نظر آتے ہیں، کیا اس کردار کے اساتذہ کوئی صالح معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں؟

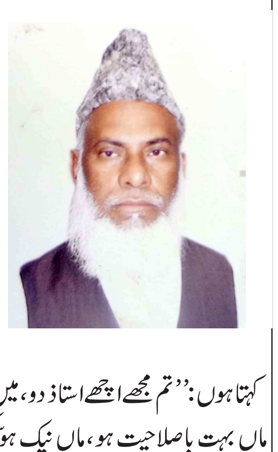

نپولین بونا پارٹ نے کہا تھا: ''تم مجھے اچھی مائیں دو، میں تمہیں اچھی قوم دوں گا۔'' اس قول میں ذرا سی ترمیم کر کے میں کہتا ہوں: ''تم مجھے اچھے استاذ دو، میں تمہیں اچھی قوم دوں گا۔'' ضروری نہیں کہ ہر ماں بہت باصلاحیت ہو، ماں نیک ہو سکتی ہے، وہ اپنے بچے کو بہترین اخلاق سے آراستہ کر سکتی ہے، مگر ہو سکتا ہے وہ تعلیم نہ دے سکتی ہو، جب کہ ایک استاذ تربیت کے ساتھ تعلیم بھی دیتا ہے۔ اس لیے ایک استاذ کو اپنے پیشہ کی اہمیت کو ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے۔ ذیل میں ایک اچھے استاذ کے چند اوصاف کا باختصار ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ وہ لازمی اوصاف ہیں جن کی جانب ہمارے اساتذہ و ذمہ داران تعلیم کو توجہ دینا چاہئے۔

☆ اخلاص ہر کام کے لیے شاہ کلید ہے۔ ایک استاذ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ مخلص ہوتا ہے۔ یہ بات ہمیشہ ذہن نشین رہنی چاہئے کہ تعلیم کوئی جزوقتی ملازمت (Part time job) نہیں ہے، بلکہ ہمہ وقتی شغل ہے۔ ایک استاذ صرف کلاس یا اسکول کے احاطہ میں ہی استاذ نہیں ہوتا بلکہ وہ اسکول کے باہر مسجد اور بازار میں بھی استاذ ہوتا ہے، اسی طرح ایک استاذ دوران تعلیم ہی استاذ نہیں ہوتا بلکہ یہ رشتہ تا حیات قائم رہتا ہے۔ اگر آپ نے یہ طے کر لیا ہے کہ تدریس کو ہی ذریعہ معاش بنائیں گے تو اس کے لیے مخلص ہو جایئے۔ تبھی آپ اپنے پیشہ سے انصاف کر سکیں گے۔ آپ کا اخلاص اپنے پیشہ کے لیے بھی ہو اور اپنے شاگردوں کے لیے بھی۔ شاگردوں کے لیے مخلص ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ اپنے شاگردوں کو مثالی طالب علم بنانے کی کوشش کریں، ان کی کامیابی آپ کو ایسے ہی مطلوب ہو جیسے اپنی اولاد کی مطلوب ہوتی ہے، ان کی کامیابی پر آپ قلبی مسرت محسوس کریں اور ان کی ناکامی سے آپ کو تکلیف ہو۔

☆ معاشرہ کی تعمیر و ترقی میں وہی اساتذہ اہم کردار ادا کر سکتے ہیں جو علم کے حریص (Learner) ہوں اس لیے کہ علم ایک ترقی پذیر شئی ہے۔ انسانی زندگی میں روزانہ تغیر واقع ہو رہا ہے۔ آئے دن نئی نئی ایجادات ظہور پذیر ہو رہی ہیں، علم کی توسیع کا عمل مستقل جاری ہے۔ ایک عام انسان علم کی وسعت کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ ایک استاذ کی ذمہ داری ہے کہ وہ کم سے کم اپنے مضمون کے بارے میں مستحضر (update) رہے۔ وہ ہمیشہ سیکھتا رہے۔ اگر سیکھنے کا عمل رک جائے گا تو اس کا علم محدود ہو جائے گا۔ جس طرح تالاب میں اگر صاف پانی نہ ڈالا جائے تو ایک دن وہ تالاب یا تو سوکھ جاتا ہے یا اس کا پانی گندہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک استاذ اگر اپنے علم میں اضافہ نہیں کرتا تو وہ اپنے شاگردوں کو تازہ علم نہیں دے سکتا۔

☆ تعمیر معاشرہ کے لیے ضروری ہے کہ اساتذہ اس کو اپنا مقصد تدریس بنائیں۔ آپ کیوں پڑھا رہے ہیں؟ اس کا جواب آپ کے پاس ہونا چاہئے۔ ایک جواب یہ ہے کہ پیسہ کمانا چاہتے ہیں۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ بچوں کو امتحان میں پاس ہونے کے قابل بنانا چاہتے ہیں۔ تیسرا جواب یہ ہے کہ بچوں کو اس قابل بنانا چاہتے ہیں کہ یہ پیسہ کما سکیں، چوتھا جواب یہ ہے کہ آپ اپنے شاگردوں کو دنیا اور آخرت میں کامیاب دیکھنا چاہتے ہیں اور ایک صالح معاشرہ تشکیل دینا چاہتے ہیں۔ ہر جواب کے تقاضے اور نتائج الگ الگ ہیں۔ اگر آپ کے پیش نظر صرف پیسہ کمانا ہی تعلیم و تدریس کا مقصد ہے تو پھر اخلاقیات کا ذکر ہی کیا؟ آج جو ہم دیکھ رہے ہیں کہ ڈاکٹر کو مریض سے ذرہ برابر ہمدردی نہیں ہے، وہ صرف مریض کی جیب پر نظر رکھتا ہے، یہاں تک کہ مریض کے مر جانے پر اس کی لاش بھی پیسے لے کر دی جاتی ہے، بعض ہسپتالوں میں مردہ کو بھی مصنوعی طور پر اس لیے زندہ رکھا جاتا ہے کہ اس کے ورثاء سے پیسہ لیا جا سکے۔ ایک انجینئر رشوت لے کر ایسی تعمیر کرا دیتا ہے کہ ایک جھٹکے میں ہزاروں زندگیاں ختم ہو جاتی ہیں، ایک تاجر صرف پیسے کے لیے کم تولتا اور ملاوٹ کرتا ہے۔ یہ سب ان اساتذہ کی تعلیم کا نتیجہ ہے جن کا مقصود صرف پیسہ کمانا تھا۔ اگر آپ آخری جواب کو اپنا مقصد بنائیں تو آپ ایک صالح معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں۔ پیسہ تو بقدر قسمت آپ کو مل ہی جائے گا۔ دنیا میں پیسہ بہت کام آتا ہے لیکن پیسہ ہی سب کچھ نہیں ہوتا۔ غلط راستوں اور لوگوں کا گلا کاٹ کر کمایا گیا پیسہ اپنے ساتھ بہت سی مصیبتیں لاتا ہے۔ آج نیرو مودی اور وجے مالیا ملک سے فرار ہیں، جب کہ ان کے پاس بے انتہا دولت ہے۔ دولت کا حصول اچھی بات ہے لیکن وہ آپ کے پاس جائز راستوں سے آنی چاہئے۔ ایک مثالی استاذ دولت کا پجاری نہیں ہوتا، وہ اپنے غریب شاگردوں کو بھی اتنی ہی توجہ سے پڑھاتا ہے جتنی توجہ سے وہ مالدار شاگردوں کو پڑھاتا ہے۔ اسکول میں یونیفارم کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ امیر اور غریب یکساں نظر آئیں اور استاذ کی نظر میں سب برابر ہوں۔ ایک مثالی استاذ کے سامنے تعلیم کا مقصد بھی واضح ہوتا ہے اور زندگی کا مقصد بھی۔ معاشرہ کی ضرورت کے پیش نظر افراد سازی کا اہم کام بھی اساتذہ ہی کر سکتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ بچے کے اندر بے پناہ خداداد صلاحیتیں پنہاں ہوتی ہیں۔ ان صلاحیتوں کو پہچان کر نشو نما دینا ایک مثالی استاذ کی ذمہ داری ہے۔ بچے کے اندر کیا صلاحیت ہے؟ کون عالم دین بن کر رہنمائی کا فریضہ انجام دے سکتا ہے، کون ڈاکٹر بن کر علاج کر سکتا ہے، کس کے اندر انتظامی صلاحیت ہے، کون ایک اچھا اور ایمان دار تاجر بن سکتا ہے؟ کون مصنف اور مقرر ہو سکتا ہے؟ ان سب صلاحیتوں کا ادراک کرنا ایک استاذ کی ذمہ داری ہے۔ اس سلسلہ میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتے ہیں کہ آپؐ نے صحابہ کرام کی صلاحیتوں کی شناخت کر کے ان کو اس میدان کا ماہر بنا دیا۔ بعض صحابہ کو آپؐ نے مبلغ بنایا۔ بعض کو منتظم، بعض کو دوسری زبانیں سکھا کر مترجم بنایا اور بعض کو کاتب، بعض صحابہ کو آپؐ نے جاسوسی کی تربیت دی، بعض کو آپؐ نے سفارت کاری کا ہنر سکھایا۔ سپہ گری تو عرب کے ہر باشندے کی ضرورت تھی، بعض لوگ اس فن میں بھی مہارت حاصل کر لیتے تھے، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندگی کے ہر میدان کے لیے صحابہ کو مخصوص تربیت دلائی۔ کیا آپ ڈیڑھ ہزار سال پہلے عرب کے ریگستان میں یہ تصور کر سکتے تھے کہ قیدیوں سے تعلیم کا کام لیا جائے۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ بدر کے کافر قیدیوں سے مسلمانوں کو تعلیم دلائی۔ یہ تاریخ کا نہایت انوکھا واقعہ تھا۔ ایک استاذ کا کام ہے کہ وہ ہر بچے پر خصوصی نظر رکھے اور اس کی دلچسپیوں کا مطالعہ کرے، اور اس مطالعہ کی روشنی میں بچے کے مستقبل کی منصوبہ بندی کرے۔ معاشرہ کی تعمیر میں استاذ کی گفتار، بود و باش اور لباس کا بھی اثر پڑتا ہے۔ بچہ اپنے استاذ کی نقل کرتا ہے، وہ اپنے استاذ کو والدین کے مقابلہ پر زیادہ آئیڈیل مانتا ہے۔ اس لیے استاذ کی وضع قطع اور بود و باش کا بچے کی شخصیت پر بہت اثر پڑتا ہے۔ ہر زمانے میں شرافت کا لباس، لفنگے پن کے لباس سے الگ رہا ہے۔ آپ لوگوں کے پہناوے اور چال سے ان کی علمیت اور خاندانی نجابت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ سر پر لمبی لمبی زلفیں، نامناسب جگہوں سے پھٹی جینس، ہاتھ میں سگریٹ ہو تو آپ بلا تکلف کہہ سکتے ہیں یہ سب کچھ ہو سکتا ہے استاذ نہیں ہو سکتا۔ ایک مثالی استاذ کی ہر ادا سے وقار ٹپکتا اور عظمت جھلکتی ہے۔ اس لیے استاذ کو چاہئے کہ وہ اپنے لباس اور بود و باش کو اخلاقی حدود کے دائرے میں رکھے۔ خوش گفتاری میں دو باتیں شامل ہیں۔ ایک یہ کہ زبان کا آہنگ معتدل ہو، نہ اتنا پست کہ خود کے سوا کوئی نہ سن سکے اور نہ اتنا بلند کہ ہمسائے بھی دوڑے چلے آئیں۔ قرآن کے مطابق حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو جو نصیحتیں فرمائی ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ ''اپنی آواز کو پست رکھو، بے شک گدھے کی آواز سب سے مکروہ ہے۔'' (لقمان۔18)۔ ایک استاذ کو چاہئے کہ کلاس میں پڑھاتے وقت بھی اس بات کا خیال رکھے کہ اس کی آواز سے برابر والی کلاس ڈسٹرب نہ ہو۔ زبان کے تعلق سے دوسری قابل توجہ بات یہ ہے کہ وہ جو زبان بھی بولے اس کی فصاحت و بلاغت اور گرامر کا خیال رکھے۔ استاذ کی گفتگو طلبہ کے لیے سند اور حوالہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ اردو، ہندی بولیں یا انگریزی، لیکن زبان کے معیار کو گرنے نہ دیں۔ بعض اساتذہ طلبہ سے گفتگو کے وقت اپنی دیہاتی زبان کا استعمال کرتے ہیں جو اس قدر غیر فصیح ہوتی ہے کہ طلبہ استاذ کے ذریعہ بولے گئے الفاظ کو ڈکشنری میں تلاشیں تو انھیں نہ ملیں۔ بعض علاقوں میں لکھنے والی زبان الگ ہے اور بولنے والی الگ۔ استاذ کو کوشش کرنا چاہئے کہ بولنے وقت لکھنے والی زبان کا ہی استعمال کرے۔ مختصر یہ کہ استاذ کے اوپر سماج اور ملک کی ایک بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ قوم و ملک کے معماروں کا تخلیق کار ہے۔ وہ جیسے معمار بنائے گا ملک اور سماج ویسا ہی تیار ہوگا۔ اس پہلو سے ہر استاذ کو چاہئے کہ وہ اپنا جائزہ لے اور اپنے اندر مثالی استاذ کی لازمی خصوصیات کو پیدا کرے۔

میں دیکھتا ہوں تم اور تمہاری قوم صریح گمراہی میں ہے۔ (القرآن)

ریاض فردوسی۔ 9968012976

سورۃ الأنعام، آیت نمبر 74 میں ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد سے کہا۔ ترجمہ (اور جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا: کیا تم بتوں کو معبود بناتے ہو؟ بلاشبہ میں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں)۔

ابراہیم علیہ السلام کے والد یا چچا آزر اور ان کی قوم کی سب سے بڑی گمراہی یہ تھی کہ وہ اپنی ہی ہاتھوں گھڑے ہوئے بتوں کو معبود بنا کر ان کی پرستش کرتے تھے۔ ''کیا تم پوجتے ہو ان چیزوں کو جن کو خود اپنے ہی ہاتھوں گھڑتے ہو'' (صافات:95)۔

بتوں کے علاوہ وہ لوگ فلکیاتی اجسام مثلاً سورج، چاند اور ستاروں کی بھی پرستش کرتے تھے، اس طرح وہ لوگ دوہرے شرک میں مبتلا تھے اور یہی ابراہیم علیہ السلام کی قوم کی بڑی گمراہی تھی۔ قرآن مجید نے قوم ابراہیم کے کسی اور خاص گمراہی کا ذکر بیان نہیں فرمایا۔ اس آیت سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جب انبیاء علیہم السلام کی ان کی قوموں میں بعثت ہوتی ہے تو انبیاء کرام کی نگاہیں ان کے قوموں کے سرگرمیوں پر ہوتی ہیں، وہ قوم کے اندر رہ کر قریب سے لوگوں کی حرکتوں پر نظر رکھتے ہیں، وہ مشاہدہ کرتے ہیں کہ ان کی قوم کن کن اخلاقی خرابیوں میں مبتلا ہیں اور پھر انہیں ان کو ان خرابیوں سے آگاہ کرتے ہیں، اس کے نقصان بتاتے ہیں اور یہ بھی بتاتے ہیں کہ ان خرابیوں سے رب العالمین ناراض ہوتا ہے اور پھر اپنی قوم کو ان سے بچانے کی سعی کرتے ہیں۔ ان کے باطل اور فاسد عقائد کی تصحیح کے لیے انہیں دلائل و براہین پیش کرتے ہیں تا کہ وہ صحیح راستے پر آجائے۔ اس جدوجہد میں انبیاء علیہم السلام کو اپنے ہی قوم کے لوگوں سے دل آزار باتیں بھی سننی پڑتی ہے، انہیں ستایا بھی جاتا ہے اور ان کو انہیں کے وطن سے نکالنے کی دھمکی بھی دی جاتی ہے اور بالآخر انہیں ہجرت بھی کرنی پڑتی ہے۔

یہ وہ قیمت ہے جو انبیاء کرام کو اپنے قوم کے لوگوں کو گمراہی کے اندھیرے سے نکال کر ہدایت کی روشنی کے طرف لے جانے میں چکانی پڑتی ہے، اور دور حاضر میں بھی جو صحیح و سالم شریعۃ اسلامیہ کی تعلیم دے گا اسے بھی دنیاوی بھاری قیمت چکانی پڑے گی۔

اللہ تعالی نے جتنے بھی رسولوں کو ان کے قوموں میں بھیجا تمام اقوام کے اندر ایک مشترکہ عقائد کی خرابی یہی تھی کہ وہ لوگ اللہ تعالی کے ساتھ دوسرے معبودوں کو شریک کرتے تھے۔ شرک ہی انکا دین تھا۔ وہ اللہ تعالی کو خالق، مالک اور رازق تسلیم تو کرتے تھے لیکن وہ دوسرے معبودوں کی بھی پرستش کرتے تھے۔

آج بھی ہم باطنی شرک میں مبتلا ہیں۔

نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم بندگی کرو اللہ کی، کوئی نہیں تمہارا معبود اس کے سوا، یہی بات ہود علیہ السلام نے اپنی قوم عاد سے اور صالح علیہ السلام نے اپنی قوم ثمود سے کہی کہ اے میری قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی نہیں تمہارا معبود سوا اس کے۔

قوم نوح کی تاریخ کے مطالعہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک زراعتی قوم تھی۔ کاشت کاری ہی اس قوم کا پیشہ تھا۔ اس لیے اس قوم کے اندر شرک کے علاوہ اور کوئی گمراہی نہیں تھی (سورۃ الأعراف، آیت نمبر 59)۔

لیکن جب ہم مدین کے لوگوں کے احوال کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ قوم بھی قوم نوح، قوم عاد اور قوم ثمود کی طرح شرک کا ارتکاب کرتی تھی جیسا کہ پیغمبر شعیب علیہ السلام کی دعوت سے واضح ہے۔ ''اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا، اس نے دعوت دی، اے میرے ہم قوموں اللہ ہی کی بندگی کرو، اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں''۔ (سورۃ الأعراف آیت نمبر 85)۔ اہل مدین ایک تجارتی قوم تھی۔ تجارت انکا پیشہ تھا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اہل مدین کھیتی باڑی نہیں کرتے تھے۔ وہ تجارت انہوں چیزوں کا کرتے تھے جو زرعی زمینوں سے پیدا ہوتی تھی، جسے ہم آج کی اصطلاح میں Cash Crops کہتے ہیں۔ تجارت کی وجہ سے ان کے اندر عقائدی خرابیوں کے ساتھ ساتھ وہ برائیاں بھی پیدا ہوگئیں جو تجارت پیشہ قوموں میں پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ یہ لوگ اپنی تجارت دیانت داری اور ایمانداری سے نہیں کرتے تھے۔

اسی لیے پیغمبر شعیب علیہ السلام نے جہاں ایک طرف اس قوم کو توحید کی دعوت دی اور شرک سے منع کیا تو دوسری طرف انہیں ایمانداری سے تجارت کرنے کی نصیحت بھی کی۔ ان کی معیشت میں جو اخلاقی خرابیاں پیدا ہوگئی تھیں ان سے ان کو روکا اور کاروبار میں دیانت اور راست بازی کی تلقین کی۔ ''ناپ تول پوری کرو، لوگوں کی چیزوں میں کوئی کمی نہ کرو اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ برپا کرو، یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو۔ (سورۃ الأعراف آیت نمبر 85)۔

علاوہ ازیں اہل مدین میں سے بعض موالی اور سرکش قسم کے نوجوان راستوں اور چوراہوں پر بیٹھ کر شرارت کرتے اور حضرت شعیب کے ساتھیوں کو ان کے ایمان لانے کے باعث ڈراتے اور دھمکاتے کہ وہ حضرت شعیب کا ساتھ اور ایمان کی راہ چھوڑ کر پھر ان کے طریقہ پر آجائے۔ بعض مفسرین نے یہ بھی فرمایا کہ یہ بدمعاش لوگ مسافروں کو لوٹا بھی کرتے تھے۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے ان لوگوں کو ایسا کرنے سے منع کیا۔

اب تک جن رسولوں کی دعوت کا ذکر ہوا ہے ان میں سے ہر ایک کی دعوت کا آغاز توحید سے ہوا ہے لیکن جب ہم حضرت لوط علیہ السلام اور انکی قوم کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ حضرت لوط علیہ السلام نے توحید کی دعوت سے آغاز کرنے کی بجائے سب سے پہلے قوم کی ایسی نمایاں اخلاقی خرابی کو موضوع بحث بنایا ہے جسے ہم آج کی اصطلاح میں ہم جنس پرستی اور انگریزی میں Homosexuality کہتے ہیں یعنی مرد عورت کو چھوڑ کر مرد سے اپنی جنسی پیاس بجھاتے تھے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے اندر شرک کی برائی موجود نہیں تھی۔ شرک بحیثیت دین تمام اقوام میں مشترک تھا۔ لیکن ایسا لگتا ہے کہ ہم جنس پرستی قوم لوط میں ایک وبا کی شکل اختیار کر چکی تھی اس لیے لوط علیہ السلام نے اس سنگین خرابی کو شرک پر ترجیح دیتے ہوئے سب سے پہلے اس خرابی کو معاشرہ سے ختم کرنے کی کوشش کی۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے اندر شرک و کفر کی برائی بھی موجود تھی اور دوسری تمام برائیاں بھی، جو شرک و کفر کے لوازم میں سے ہیں، موجود تھیں لیکن جن کی فطرت اتنی اوندھی ہوگئی ہو کہ مرد مردوں ہی کو شہوت رانی کا محل بنائے ہوئے ہوں ان کو تو سب سے پہلے اس غلاظت کی دلدل سے نکالنے کی ضرورت تھی، ان سے کوئی دوسری بات کرنے مرحلہ تو بہرحال اس کے بعد ہی آسکتا تھا۔

موسیٰ علیہ السلام کی بعثت سرزمین مصر میں ہوئی جہاں ایک ظالم اور جابر فرعون کی حکومت تھی۔ وہ اپنے آپ کو میں تمہارا رب اعلیٰ ہوں کہتا تھا (سورۃ النازعات، آیت نمبر 24)۔

فرعون اپنے درباریوں سے یہ بھی کہتا میں تمہارے لیے اپنے سوا کسی اور معبود کو نہیں جانتا (سورۃ القصص، آیت نمبر 38)

اس طرح فرعون خود کے رب ہونے کا دعوے دار تھا اور لوگ فرعون کو اسی حیثیت سے اس کی بندگی بھی کرتے تھے۔ وہ مصریوں کے سب سے بڑے دیوتا، سورج کا مظہر سمجھا جاتا تھا۔ اس کے اسٹیچو اور بت سارے مصر میں پوجے جاتے تھے۔ جب کوئی بادشاہ رب ہونے کی حیثیت سے پوجا جاتا تو اسے انگریزی میں Emperor worship کہا جاتا ہے۔ قدیم زمانے میں یہ گمراہی تقریباً دنیا کے تمام بادشاہوں میں موجود تھی۔ رومن شہنشاہ اور سکندر اعظم کو بھی اسکی قومیں پوجتے تھے۔ ان کی بڑی بڑی مورتیاں مندروں میں نصب کی گئی تھیں اور لوگ وہاں جا کر ان کی عبادت کیا کرتے تھے۔ غالباً اسی وجہ سے عیسیٰ علیہ السلام کے رفع آسمانی کے بعد غیر یہودی (Gentiles) جو رومن شہنشاہوں کی بندگی کرتے تھے جب عیسائیت مذہب کو قبول کیا تب ان لوگوں نے بھی عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کرنا شروع کر دی، یہاں تک کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا درجہ دے دیا۔ فرعون اور اس کے لشکر کو یہ بھی گمان تھا کہ ان کو ہماری طرف لوٹنا نہیں ہے یعنی وہ آخرت کے بھی منکر تھے (سورۃ القصص، آیت نمبر 39)۔ اس سرکشی اور استکبار کے علاوہ فرعون بنی اسرائیلیوں پر بڑا ظلم کرتا تھا۔ وہ بنی اسرائیلیوں کو غلام بنا رکھا تھا۔ وہ انکے بچوں کو قتل کر دیتا اور بچیوں کو لونڈی بنانے کے لیے زندہ رکھتا۔ ایسے سرکش اور متکبر فرعون کو پیغمبر موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں تمہارے رب کا بھیجا ہوا رسول ہوں، بنی اسرائیل کو میرے ساتھ جانے دو اور ان کو مت ستاؤ۔ اپنے اس پیغام میں موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی ربوبیت کو چیلنج کیا اور اس کے رب ہونے کی تردید کی اور کہا جو میرا رب ہے وہ تمہارا بھی رب ہے اور تو رب نہیں ہے، اس کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو بنی اسرائیل پر ظلم کرنے سے منع کیا۔ فرعون کا رب ہونے کا دعویٰ، اس کی قوم کا فرعون کو پوجنا اور لوگوں کو غلام بنانا اور ان پر ظلم و تشدد کرنا۔

یہ تمام چیزیں فرعون اور اس کی قوم کی گمراہیوں میں سے تھی، اور انہیں گمراہیوں کو موسیٰ علیہ السلام نے اپنی دعوت کا موضوع بنایا۔ اس طرح موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی عقائد کی اصلاح اور بنی اسرائیل کو ظلم سے نجات دلانے کی دعوت دی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت جب مکہ مکرمہ میں ہوئی تو اہل مکہ اللہ کے علاوہ بہت سارے معبودوں کی پرستش کرتے تھے۔ وہ ان معبودوں کو اللہ کا سفارشی سمجھتے تھے۔ شرک کی طرفداری میں یہ دلیل پیش کرتے تھے کہ وہ اپنے آبا و اجداد کو اسی دین پر عمل کرتے دیکھا۔ دوبارہ زندہ اٹھائے جانے کے منکر تھے۔ شرک کے علاوہ عرب معاشرہ میں ہر قسم کی خرابی اور گمراہی وسیع پیمانے پر پھیلی ہوئی تھی۔ بیٹی کی پیدائش پر لوگ اداس اور مایوس ہو جاتے تھے۔ لوگ بیٹیوں کو زندہ زمین میں دفن کر دیتے تھے۔ لوگ ایک سے زیادہ عورتوں سے نکاح کرتے تھے، سوتیلی ماں سے بھی لوگ نکاح کرتے تھے۔ ایک ہی وقت میں دو سگی بہنوں کو نکاح میں رکھتے تھی۔ متعلقہ عورتوں کی عدت ایک سال کی تھی۔ سود کا کاروبار عام تھا۔ بازاروں میں غلاموں اور لونڈیوں کا خرید و فروخت عام تھا۔ لوگ جؤا اور شراب کے نہایت ہی شوقین تھے۔ لوگ وراثت میں بیٹوں کا حق ادا نہیں کرتے۔ ولی یتیموں کا مال کھا جایا کرتے تھے۔ توحید اور آخرت پر ایمان لانے کی دعوت دینے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل مکہ کو ان تمام خرابیوں سے نکلنے کی دعوت دی اور نافرمان لوگوں کو آخرت میں سخت عذاب سے ڈرایا۔ اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ہر رسول نے اپنے اپنے دور میں ان کے معاشرہ میں جاری بداعمالیوں اور خرابیوں کی طرف لوگوں کو متوجہ کیے اور ان سے بچنے کی تلقین کی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا۔ اب کوئی نبی آنے والا نہیں۔ اس لیے لوگوں کے اصلاح کی ذمہ داری اب علماء کرام پر ہے۔ علماء کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقے کے لوگوں میں جو بھی خرابیاں اور گمراہیاں انہیں نظر آئے ان سبھو کی طرف عوام کی نظروں کو متوجہ کریں۔

علماء کا کام ہے کہ لوگوں کی ضلالت کا مشاہدہ کریں اور انہیں روکنے کی تدبیریں کریں۔ آج مسلمانوں کا معاشرہ خرابیوں اور گمراہیوں سے لبریز ہیں۔ کیا ہمارا توحید خالص ہے؟ کیا ہم غیر اللہ سے مدد نہیں مانگتے؟

کیا ہم غیر اللہ کے ڈر سے سچ کو پامال نہیں کرتے ہیں؟ کیا ہماری نمازیں، ہمارا روزہ، ہماری زکوۃ اور غرض کہ ہماری ساری کی ساری عبادتیں صرف دکھاوے کے ل نہیں ہیں؟ سچ تو یہ کہ ہم شرک میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ (الا ماشاء اللہ)

اگرچہ بت ہے جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

کیا ہمیں مزاروں پر خرافات نظر نہیں آتا؟ کیا ہم لوگ بدعات کے مرتکب نہیں ہیں؟

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہمارے علماء جمعہ کے دن مسجد کے منبروں سے بے نمازیوں کو نماز پڑھنے اور بے روزہ دار کو روزہ رکھنے کی ترغیب اور تلقین کرتے ہیں لیکن بعض معاملات میں جانکاری ہونے کے باوجود، معاشرہ میں جاری بہت سارے خرافات مشاہدہ کرنے کے باوجود بالکل خاموش رہتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالی کا حکم ہے کہ تم ایک دوسرے کا مال ناحق مت کھاؤ لیکن مسلم معاشرہ میں لوگ ناحق مال کھاتے رہتے ہیں۔ حرام ذرائع سے لوگ دولت کما رہے ہیں۔ مستحقین کو ان کا حق نہیں مل رہا ہے۔ بعض علاقے ایسے ہیں جہاں زیادہ تر لوگوں کے گھروں اور دکانوں میں چوری کی بجلی استعمال ہوتی ہے۔ زمین کی خریداری بغیر دلال کے ممکن ہی نہیں ہے۔

نیا مکان کرایہ پر لینے پر مکان مالک کو پہلے سلامی کی رقم چاہیے اور کرایہ دار بھی گھر چھوڑتے وقت مکان مالک سے ایک اچھی رقم ملنے پر چھوڑتا ہے۔ آج کل ہر کپڑے کی دکان اور درجی کی دکان میں Dummy کا استعمال ہونے لگا ہے جو بالکل بت کے مانند ہوتا ہے، معلوم نہیں اس کا استعمال جائز ہے بھی یا نہیں۔ یہ ایسی خرابیاں ہیں جو ہمارے مشاہدہ میں ہے اور بعض خرابیاں باطنی بھی ہے جس کی خبر لوگوں کو حاصل ہو ہی جاتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مسلم قوم بھی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے قول کے مطابق صریح گمراہی میں ہے۔

مثبت کردار کی حامل ایک دوشیزہ کی کہانی

قصہ نگار: ڈاکٹر محمد اجمل، اسسٹنٹ پروفیسر، جے این یو، نئی دہلی

ترجمہ: وصی احمد الحریری

والدہ نے سارہ کو رخصت کرتے وقت یہ کہتے ہوئے نصیحت کی: بیٹی، اب یہ تمھارا گھر ہے، اور اب اس خاندان کی گویا تم ایک فرد ہو، اور ان تمام لوگوں کا تعلق اور نسبت تم سے ہے، اسی لئے ہمیشہ یہ کوشش رہے کہ وہ تمہارے ساتھ اچھا سلوک اور معاملہ کریں اور چھوٹی چھوٹی باتوں کو نظرانداز کرنا کیونکہ اس سے گھر کا ماحول خراب ہوتا ہے۔"سارہ نے والدہ کی اس نصیحت کو توجہ دیتے ہوئے اسے ذہن ودماغ میں بٹھا لیا۔ سعاد نے سارہ سے کہا:"لوگوں کے سامنے تم مجھے بہن کہہ کر کیوں پکارتی ہو، تم تو مجھ سے کوئی بہت زیادہ چھوٹی نہیں ہو اس لیے اب سے تم مجھے میرے نام سے پکارا کرو، ٹھیک ہے؟"سارہ نے اپنی شادی شدہ نند کے اس ردعمل پر حیرت سے کہا:" اس بات کا مجھے افسوس ہے، یعنی سعاد آئندہ میں اس کا خیال رکھونگی۔ سعاد"والدہ"! کس نے یہ چائے بنائی ہے، یہ بہت ہی بے مزہ چائے ہے سچ میں۔""سارہ" میں نے یہ چائے بنائی ہے؛ کیا تمہیں اچھی نہیں لگی۔""والدہ" اسے تو کچھ بھی ٹھیک سے نہیں آتا ہے"اس پر ساری بہنیں زور سے ہنسنے لگیں؛ اسی دوران اس نے اپنے شوہر سہیل کو سامنے سے آتا ہوا دیکھا، سہیل نے والدہ اور بہنوں کی ساری باتیں اتفاق سے سن لی، لیکن ان کے تمسخرانہ ردعمل سے ناراضگی کی کوئی علامت اس کے چہرے پر نہیں تھی، اس طرح معاملے کی شروعات ہوئی اور ہر روز سارہ کے ساتھ کچھ نہ کچھ ہوتا رہتا، ایک دن کسی مہمان نے اس کے تیار کردہ کھانے کی یہ کہتے ہوئے تعریف کی: دلہن کے ہاتھ کا بنایا ہوا یہ کھانا کتنا لذیذ ہے! تو فوراً ہی اس کی ساس نے کہا، نہیں! یہ کھانا میری بیٹی صائمہ نے بنایا ہے لیکن صائمہ نے اس پر کچھ بھی نہیں کہا، اور اگر وہ کچھ کہتی بھی تو اس کے نتیجے میں فوراً ہی اسے بہت سی لغویات کا سامنا کرنا پڑتا۔ یہ بہت ہی تکلیف دہ بات تھی کہ گھر کا ہر فرد سارہ کے ساتھ کسی نہ کسی بات پر ناروا سلوک کرتا اور اس سے بھی زیادہ تکلیف دہ یہ بات تھی کہ یہ سب کچھ سہیل کے سامنے ہوتا لیکن اس نے کبھی بھی اس کے زخم کو مندمل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ عائشہ نے کہا"سارہ، تمہاری فیملی ہمیشہ تمہارے ساتھ بدسلوکی کرتی رہتی ہے ان کی نظر میں تمہاری کوئی حیثیت نہیں ہے، کیا اس پر تمہیں برا نہیں لگتا؟ اور بھائی سہیل کی اس بیزاری اور بے حسی پر مجھے بہت حیرت ہوتی ہے وہ تو تمہارا ذرہ برابر خیال نہیں رکھتے ہیں۔"سارہ:"میری پیاری دوست عائشہ! تمام لوگ اچھے لوگوں کے ساتھ آسانی کے ساتھ فٹ بیٹھ جاتے ہیں، جہاں تک ان لوگوں کی بات ہے تو ان سے میرا تعلق جڑا ہوا ہے، اسی لیے ان کے ساتھ جینا ضروری ہے، ہو سکتا ہے کہ کبھی میری بھی کچھ باتیں انہیں ناگوار لگتی ہوں اور وہ اسے درگزر کر دیتے ہوں"۔ آج سارہ کی نند ریحانہ کی نسبت کے لیے کچھ لوگ آنے والے ہیں، ساس کے کہنے پر سارہ نے مہمانوں کے لیے بہت سارے انواع واقسام کے کھانے تیار کیے۔ اسی دوران سارہ کو اپنی ساس اور نند سے بات کرنے کے بعد پتہ چلا کہ اس سے پہلے بھی ریحانہ کے متعدد رشتے آچکے ہیں، لیکن امید کے مطابق اس میں کامیابی نہیں ملی، سارہ اگرچہ ابھی کم عمر تھی لیکن اسے پتہ چل گیا تھا کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے، سارہ کی تمام نندیں شادی بیاہ کے موقعوں پر ایک ساتھ جمع ہو کر دلہنوں سے نامناسب سوالات کیا کرتی تھیں جو دلہنوں پر ناگوار گزرتے تھے۔ اسی طرح آج اس کی ساس نے سارہ کی تمام نندوں کو جمع کیا اور جب ریحانہ آنے والے مہمانوں کے سامنے آئیں تو انہیں لگا کہ ریحانہ کے چہرے پر اتنا میک اپ لگا دیا گیا ہے کہ اسے پہچاننا دشوار ہو رہا تھا بلکہ وہ اپنی عمر سے زیادہ کی لگ رہی تھی، سارہ نے اپنی نند سے کچھ کہنا چاہا لیکن اس نے اس موقع پر کچھ کہنا مناسب نہیں سمجھا اور پھر دوسرے مہمانوں کے سامنے سارہ کی شادی شدہ نندوں کے سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اور ہر بار کی طرح اس بار بھی وہی ہوا کہ لڑکے کے گھر والوں نے اس رشتے سے انکار کر دیا، سارہ اس انکار کا سبب جان چکی تھی لیکن اسے سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ اپنے گھر والوں کو یہ کیسے سمجھائے، کیونکہ اس کے گھر والے اس کی کسی بات کو پسند نہیں کرتے تھے۔ اس واقعہ کے بعد سارہ نے محسوس کیا کہ گھر کے تمام افراد اور خاص طور سے والدہ اور تینوں نند بہت ہی زیادہ رنجیدہ ہیں اور اس گھر کا ایک حصہ ہونے کی وجہ سے وہ بھی بہت غمگین تھی۔ ایک دن سارہ کی والدہ اپنی بیٹی کے سسرال آئی تو موقع غنیمت جانتے ہوئے اس نے اپنی والدہ سے دل کی ساری باتیں بتائیں۔ سارہ نے کہا: والدہ! لڑکے والے اسی طرح بار بار نسبت لے کر آتے رہتے ہیں لیکن وہ یہاں نسبت کرنے سے انکار کر دیتے ہیں اس سے نندوں کو بہت مایوسی ہوتی ہے، امی اس سلسلے میں جہاں تک میرا ماننا ہے کہ غلطی گھر کے لوگوں کی ہی ہے لیکن یہ کیسے میں ان سے کہوں، وہ تو مجھ پر بہت ناراض ہو جائنگے۔ والدہ نے سارہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ بیٹی تم تو بہت ہی کم عمری میں ہی بے انتہا سمجھدار ہوگئی ہو اور یہ خوشی کی بات ہے کہ تم بھی گھر والوں کے اس دکھ میں شریک ہو۔ والدہ نے کہا: بیٹی، کسی دوسرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان کی غلطیاں بتا سکتی ہو، وہ سمجھدار اور پڑھے لکھے لوگ ہیں، وہ اس بات کو جلدی سمجھ جائیں گے، ابھی کل کی بات ہے کہ پڑوس کی بہن نعیمہ میرے پاس آئی ہوئی تھیں، کہہ رہی تھیں کہ ان کی ایک جاننے والی کے پاس ان کی بھانجی کا ایک رشتہ ہے، نعیمہ اپنے جاننے والوں کی لڑکیوں کا رشتہ بس اللہ کی رضا کے لیے لگاتی ہیں، اگر تمہاری ساس کو اس سے مدد لینے کی ضرورت ہو تو میں ان کا نمبر تمہیں دوں گی۔ سارہ کی والدہ نے اسے سمجھایا کہ کیسے وہ مثبت طریقے سے اپنے گھر والوں کی مدد کر سکتی ہے! سارہ کی ساس ہال میں بیٹھی ہوئی تھی اور سارہ اپنے موبائل پر بات کر رہی تھی کہ اسی دوران اس نے اپنے موبائل کو بند کیا اور مسہری پر اپنی ساس کے سامنے بیٹھ گئی اور کہنے لگی کہ ابھی میری ایک دوست نے فون کیا تھا کہ اس کی بہن کے رشتے کے لیے کچھ لوگ اس کے گھر آئیں گے، تو اس کی ساس نے اس سے کہا کہ پھر تم کیوں نہیں جا رہی ہو تو اس نے کہا کہ وہ لوگ مریم کو دیکھنے کے لئے اور اسے پسند کرنے کے لیے پہلی بار آرہے ہیں تو میرے لیے مناسب نہیں ہے کہ میں وہاں جاؤں۔ اس پر اچانک اس نے سارہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ:"مریم ایک بہت ہی سادہ لڑکی ہے اور پھر وہ دونوں آپس میں ہنسی مذاق کرنے لگیں۔ پھر دوران گفتگو سارہ نے اپنی ساس کو اس خاتون کے بارے میں بتایا جو رشتوں کا کام کرتی ہے، سارہ نے پہلی بار محسوس کیا کہ اس کی ساس اس کے ساتھ بیٹھ کر اطمینان اور پرلطف انداز میں بات کر رہی ہیں، تو اس نے موقع غنیمت جانتے ہوئے کہا کہ:"امی، اگر آپ اجازت دیں تو اس خاتون کا نمبر حاصل کر کے میں آپ کو دوں"۔ پھر ان کے درمیان اس قدر اچھے انداز میں باتیں ہوئیں جس کا اندازہ خود سارہ کو بھی نہیں تھا، پھر اس کی ساس اور ساری نندوں نے خوبصورت انداز میں اس کی باتوں سے اتفاق کیا۔ سارہ نے ریحانہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ یہ پوشاک تم پر بہت اچھا لگ رہا ہے، میں کہہ سکتی ہوں کہ تم میک اپ کے بغیر بہت خوبصورت لگ رہی ہو؛ میرا خیال ہے کہ اب مہمان آتے ہی ہوں گے۔ سارہ اور اس کی ساس مہمانوں کے سامنے ایک ساتھ بیٹھی ہوئی تھی کہ اس دوران ریحانہ کمرے میں داخل ہوئی اور سچ میں آج وہ بہت ہی معصوم اور خوبصورت لگ رہی تھی۔ مہمانوں کو بھی ریحانہ بہت پسند آئی اور اس طرح یہ رشتہ طے ہو گیا اور پھر جلد ہی اس نے دوسری نندوں کے رشتے کا بھی فیصلہ کیا اور اس طرح سارہ نے اپنے مثبت رویے سے وہاں اپنا ایک مقام اور گھر میں ایک اچھا ماحول پیدا کر دیا اور یہ ثابت کیا کہ وہ ایک موثر لڑکی ہے اور اس کا مقصد گھر والوں کے لیے مناسب اور مثبت کام کرنا ہے اور ہر وہ لڑکی جو ایک مناسب تہذیبی معاشرے کی تعمیر میں اس طرح کا کردار ادا کرتی ہے وہ یقیناً معاشرے کی ایک موثر لڑکی تصور کی جاتی ہے۔

مولانا قمر عالم سلفی کے ہمراہ شیخ اکبر شاکر سلفی کی زیارت

(تحریر:۔ محمد مصطفیٰ کعبی ازہری/ فاضل الازہر یونیورسٹی مصر عربیہ)

مریضوں کی عیادت اور بیمار پرسی معاشرتی حقوق میں سے ایک اہم حق ہے

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت ہی پیاری سنت کا اعادہ ہے جو سنت بدقسمتی سے آج اسلامی معاشرے سے بالکل فوت ہوتی نظر آرہی ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ اس سنت کو دوبارہ زندہ کریں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے محبت، اس پر استقامت اور فوت شدہ سنتوں کو زندہ کرنا اپنے آپ میں باعث فضیلت، کار خیر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی دلیل ہے۔ اگر کوئی مسلمان بیمار ہو جائے تو دوسرے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس کی تیمارداری کریں اور ایسا کرنا ان کا حق اور ذمہ داری ہے۔ اور مذہب اسلام نے انسانیت کے ہر تقاضے کو پورا کیا ہے، اس نے اپنے متبعین کو آپس میں محبت اور غمخواری کی تعلیم دی ہے، آپسی محبت اور غمخواری کے اظہار کا ایک اہم موقع بیمار کی مزاج پرسی بھی ہے، بلاشبہ ایک انسان اپنی بیماری کے ایام میں دوسرے کی محبت اور ہمدردی کا خواہاں ہوتا ہے اور جب اسے اپنے دینی بھائیوں کی طرف سے محبت اور ہمدردی کے دو بول سننے کو ملتے ہیں تو یہ اس کے دل پر شبنم کے قطرات کی ٹھنڈک کا کام کر جاتے ہیں۔ بفضل اللہ توفیقہ آج بتاریخ 28 اپریل 2024 بروز اتوار کو بعد نماز عصر مولانا قمر عالم سلفی حفظہ اللہ استاذ مدرسہ شمس الہدی السّلفیہ بیلہا مشرقی محلہ، حافظ تنویر عالم حفظہ اللہ استاذ مدرسہ نجم الہدی السّلفیہ بیلہا ضلع سرہا نیپال کے ہمراہ شیخ محمد اکبر شاکر سلفی حفظہ اللہ پرنسپل مدرسہ نجم الہدی السّلفیہ کلیان پور نگر پالیکا 12، بیلہا ضلع نیپال کے یہاں زیارت کے غرض سے پہنچا اور ساتھ میں راقم الحروف بھی شامل تھا۔ جب ہم تمام علماء کرام مدرسہ نجم الہدی السّلفیہ بیلہا سے نکلنے لگے تو راقم الحروف نے سب سے پہلے شیخ محمد اکبر شاکر سلفی حفظہ اللہ کے نمبر پر کال کیا کہ شیخ محترم ہم لوگوں آپ کی زیارت کے لئے آرہے ہیں تو شیخ حفظہ اللہ نے فوری جواب دیا کہ ضرور تشریف لائیں۔ اور جب شیخ حفظہ اللہ کے یہاں پہنچے تو وہاں شیخ محمد اکمل شاکر مدنی حفظہ اللہ داعی جالیات سعودی عرب اور ماسٹر اختر علی شاکر حفظہ اللہ ناظم اعلیٰ مدرسہ نجم الہدی السّلفیہ بیلہا سے ملاقات ہوئی کیونکہ یہ دونوں اخوان شیخ محمد اکبر شاکر سلفی حفظہ اللہ ہیں شیخ اکمل بڑے بھائی اور ماسٹر چھوٹے بھائی ہیں۔ اور شیخ اکبر شاکر حفظہ اللہ اور ان کے اخوان سے علیک سلیک ہوا، پھر طبعیت کے متعلق پوچھا تو بتایا کہ شیخ اکبر شاکر حفظہ اللہ کے بائیں پیر کے ایک نس دب گیا ہے جس کی وجہ سے پریشانی ہوئی ہے لیکن فی الحال ٹھیک ہے۔ اور شیخ حفظہ اللہ سے تقریباً آدھے گھنٹے تک ہم لوگوں کی مختلف موضوعات پر باتیں ہوئیں۔ اور شیخ محمد اکبر شاکر سلفی حفظہ اللہ اور شیخ محمد اکمل شاکر مدنی حفظہ اللہ دونوں اخوان شیخ زاہد آزاد جھنڈانگری حفظہ اللہ کے ساتھیوں میں سے ہیں جو کہ قابل فخر بات ہے اور زاہد آزاد جھنڈانگری حفظہ اللہ روزنامہ سماج نیوز دہلی ہند بیورو چیف ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شیخ اکبر شاکر سلفی حفظہ اللہ کو اللہ تعالی شفاء کلی عطا فرمائے اور لاحق وعارضی بیماری کو جلد از جلد دور کر دے اور صحت وعافیت اور تندرستی جیسی عظیم نعمت سے سرفراز فرمائے، اور آپ کے حسنات کو قبول فرمائے۔ آمین

بات ہے کہ نشتر ہے، لفظ ہیں کہ بھالے ہیں!

(اختر جمال عثمانی۔ بارہ بنکی, Mb.9450191754)-------------------

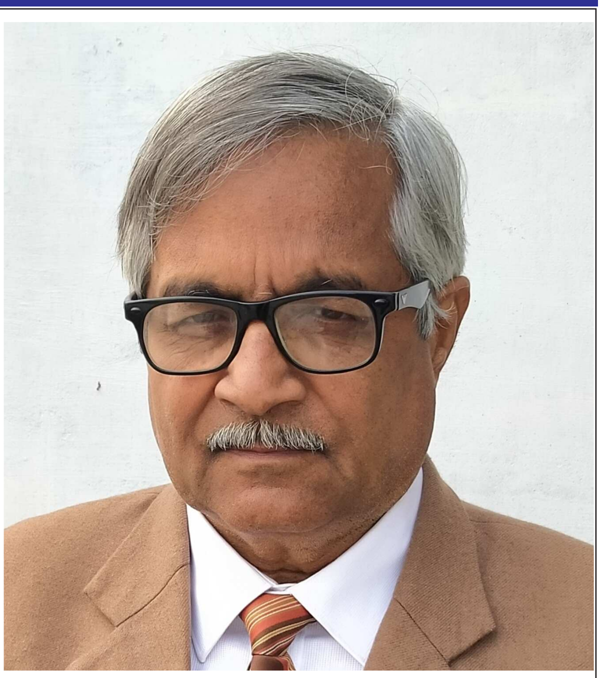

عام انتخابات کا دوسرا مرحلہ بھی مکمل ہوا، ایسا لگتا ہے کہ حکمراں جماعت بی جے پی کی خود اعتمادی بتدریج کم ہوتی جا رہی ہے۔ ثبوت وہ جھوٹ اور نفرت انگیزی ہے جو ان کے لیڈران کے بیانات میں در آئی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ بی جے پی کو عوام کے بنیادی مسائل میں کوئی دلچسپی نہیں رہی یا یہ مدعے ووٹ دلانے میں ناکام ہیں۔ دس سال کی حکمرانی کے دوران اپنی کارکردگی سے وہ خود ہی مطمعن نہیں ہے اس بار بھی وہ عوام کو جذباتی مسئلوں میں الجھا کر ہی اپنا کام نکالنا چاہتی ہے۔ الیکشن کی تاریخوں کے اعلان سے قبل قوی امکان تھا کہ حکمراں بی جے پی عام انتخابات میں رام مندر کی تعمیر کو سب سے اہم ایشو بنائے گی ساتھ میں دفعہ 370 کے خاتمے اور کامن سول کوڈ کا ذکر بھی جاری رہے گا۔ 22 جنوری کو منعقد کیا جانے والا رام مندر میں 'پران پرتشٹھا' کے خالص مذہبی پروگرام میں جس طرح مرکزی اور صوبائی حکومتوں کا تعاون اور شمولیت رہی اس سے بھی یہی عندیہ مل رہا تھا کہ رام مندر کی تعمیر کو ایک بہت بڑی حصولیابی کی شکل میں عوام کے سامنے لایا جائے گا۔ لیکن جذبات کے ابال کو دوام نہیں ہوتا۔ زندگی کے حقیقی مسائل سے ہمیشہ چشم پوشی ممکن نہیں ہے۔ ادھر کچھ عرصے میں راہل گاندھی کی یاتراؤں، حزب اختلاف کی I.N.D.I.A. کے نام سے متحدہ محاذ کی تشکیل۔ کسانوں کی ناراضگی اور مہنگائی اور بے روزگاری کو لے کر عوام میں آرہی بیداری جیسی کچھ وجوہات سامنے آئیں جنہوں نے بی جے پی کو اپنے پرانے ایجنڈے میں ہی پناہ ڈھونڈنے پر مجبور کر دیا ہے۔ آج حالت یہ ہیں کہ وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امت شاہ اور اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے لے کر دوسری اور تیسری صف کے لیڈران تک اپنی تقاریر مسلمان کا ذکر کئے بغیر مکمل نہیں کرتے۔ کانگریس کا انتخابی منشور جاری ہوتے ہے وزیر اعظم نریندر مودی نے ارشاد فرمایا کہ اس میں مسلم لیگ کی بو آرہی ہے۔ جب کہ کانگریس کے منشور میں ہندو مسلمان کا لفظ تک شامل نہیں ہے۔ راجستھان میں ایک انتخابی جلسے میں کی گئی وزیر اعظم کی تقریر نے ساری حدوں کو پار کر دیا، انہوں نے گزشتہ پندرہ برس سے بولے جا رہے جھوٹ کو دہرایا کہ کانگریس حکومت کے وزیر اعظم منموہن سنگھ نے ملک کے وسائل پر مسلمانوں کا پہلا حق جتایا تھا۔ اگر کانگریس کی حکومت بنی تو ملک کی دولت زیادہ بچے پیدا کرنے والوں کو اور گھس پیٹھیوں یا دراندازوں کو بانٹ دی جائے گی۔ انہوں نے صدیوں سے رہنے والوں کو درانداز کہا انہوں نے ہندو خواتین کے جذبات کو مشتعل کرتے ہوئے کہا کہ ان کے منگل سوتر تک دوسروں میں بانٹ دئے جائیں گے۔ یہ بھی اندیشہ ظاہر کیا کہ او بی سی اور دلتوں سے رزرویشن چھین کر مسلمانوں کو دے دیا جائے گا۔ یوگی جی نے فرمایا کہ کانگریس حکومت آئی تو شریعت کا قانون چلے گا، گئوکشی کی اجازت ہو جائے گی۔ یہ نفرت انگیز اور دروغ گوئی پر مبنی بیانات نہ صرف ملک کے طول وعرض میں بلکہ ساری دنیا کے اخبارات اور میڈیا میں موضوع بنے۔ وزیر اعظم کے منصب پر رہتے ہوئے اس طرح کے بیانات کی ماضی میں مثال نہیں ملتی۔ ان نفرت انگیز بیانات پر الیکشن کمیشن نے خود سے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ لیکن شکایتوں کے بڑھتے انبار کو دیکھ کر نوٹس جاری کرنی پڑی یہ نوٹس بھی مقرر کے نام نہ ہو کر پارٹی صدر کو جاری کی گئی ہے توازن قائم رہے اس لئے نوٹس کانگریس کے صدر کے نام بھی جاری ہوئی ہے۔ ویسے یہ نفرت انگیزی حکمراں جماعت کی گھبراہت کی بھی عکاس ہے، گزشتہ چند برسوں میں ماحول ایسا بن گیا تھا کہ حکومت کے کام کاج پر تنقید سے لوگوں کے مذہبی جذبات مجروح ہونے لگتے تھے۔ لیکن اب ماحول بدل رہا ہے۔ اس عام انتخاب میں عوامی مسائل میں ویسے تو بیروزگاری، صحت عامہ، تعلیم، سڑک، بجلی اور پانی جیسی بنیادی ضروریات کی چیزیں شامل ہیں لیکن موجودہ حالات میں سب سے بڑا مسئلہ مہنگائی کا ہے۔ جو لگاتار بڑھتی جا رہی ہے۔ گذشتہ چند برسوں سے اس نے انتہائی رفتار پکڑ لی ہے۔ لیکن یہ مہنگائی حکمرانوں کی ترجیحات میں شامل نہیں ہے۔ مہنگائی نے عام آدمی کی زندگی کتنی بھی دشوار کیوں نہ کی ہوئی ہو لیکن کتنا حیرت انگیز ہے کہ عوام کا ایک طبقہ مہنگائی کی حمایت کر رہا ہے اور مہنگائی کے حق میں طرح طرح کی دلیلیں دے رہا ہے۔ حکمراں جماعت کے لوگ مہنگائی کو ترقی سے جوڑ رہے ہیں۔ حکومت کے ترقیاتی کام اور لوگوں کو مالی امداد کے لئے رقم بڑھے ہوئے ٹیکس سے ہی حاصل ہوتی ہے۔۔ عوامی مسائل میں صحت عامہ کی سہولیات کی موجودہ صورتِ حال بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ دیہی علاقوں میں حالات اور بھی دگرگوں ہیں۔ اگرچہ بڑے بڑے سپر اسپشلیٹی پرائیویٹ ہاسپٹل بھی موجود ہیں لیکن ملک کے غریب اور متوسط طبقے کے عوام کی پہونچ سے باہر ہیں۔ اب آئیں تعلیم کی طرف، اگرچہ ابتدائی تعلیم کی سطح پر حالات قدرے بہتر ہوئے ہیں شرح خواندگی میں اضافہ ہوا ہے لیکن مہنگے علاج کی طرح مہنگی تعلیم بھی عام لوگوں کی دسترس سے باہر ہے۔

غریبی اور بے روزگاری ایسے مسائل ہیں جو ایک دوسرے سے مربوط ہیں بطور وزارتِ اعظمیٰ کے امیدوار کی حیثیت سے وزیر اعظم نریندر مودی کا ہر سال دو کروڑ نوکریاں دینے کا وعدہ انکے اور کئی دیگر وعدوں کی طرح جملہ ثابت ہوا۔ پھر نوٹ بندی کی افتاد کے بعد بہت سے لوگ بے روزگار ہوئے۔ لیکن غربت اور بے روزگاری کے پچھلے تمام رکارڈ ٹوٹ گئے۔ آدھی سے زیادہ آبادی غریبی کی لکیر سے نیچے چلی گئی۔ 80 کروڑ سے زیادہ آبادی فوڈ سیکیورٹی اسکیم کے تحت ملنے والے پانچ کیلو راشن پر زندگی گذار رہی ہے اس کو بھی قابل فخر بتایا جاتا ہے۔ آج حالت یہ ہے کہ غیر تربیت یافتہ مزدوروں کے علاوہ کروڑوں اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان بھی ڈگریاں لیکر بیکار گھوم رہے ہیں۔ ذرا ان کے دل سے پوچھئے جنہوں نے اپنے والدین کی کمائی کا بیشتر حصہ اور اپنی آدھی زندگی لگا کر اعلیٰ تعلیم اور مختلف شعبوں میں انجینیر نگ اور پیشہ وارانہ مہارت کی ڈگریاں حاصل کیں اور اب انہیں پکوڑے تل کر بیچنے کا روزگار کرنے کا مشورہ دیا جا رہا ہے۔ الیکشن میں مذہبی مدعے اٹھانے اور فرقہ وارانہ بنیاد پر ووٹوں کو پولرائز کرنے کے لئے طرح طرح کے طریقے اپنائے جاتے ہیں بلکہ گڑے مردے اکھاڑے جاتے ہیں

موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے یہی لگتا ہے کہ الیکشن چاہے صوبائی ہوں یا پارلیمانی، عوامی مسائل مہنگائی، غریبی، بیروزگاری صحت، اور تعلیم کی سہولیات کے مدعوں پر ہونے کے بجائے مندر مسجد، ہندو مسلمان، پاکستان جیسے فضول مدعوں پر ہوتے رہیں گے۔ ویسے بھی مذہبی منافرت کا دریا اترنے کے آثار نظر آنے لگے ہیں۔۔ کچھ اور بھی مثبت تبدیلیا دیکھنے میں آرہی ہیں تعلیم کے معاملے میں بہتری آرہی ہے سول سروس UPSC میں مسلم بچوں نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے لیڈران کے بیانات کے قطع نظر مسلمانوں کو یہ وہم دل سے نکال دینا چاہئے کہ اکثریتی طبقہ ان کا دشمن ہے۔ بے شمار ٹی وی چینلوں کے لگاتار ہندو مسلم کرتے رہنے، اور سوشل میڈیا پر بے حساب زہریلا پروپگنڈا چلتے رہنے کے باوجود آپ پائینگے کہ آپ کے پڑوسی، آپ کے آفس ساتھی، آپ کے دوست یا کلاس میٹ آج بھی آپ کے ہمدرد ہیں آپ کی سکھ دکھ میں شریک ہیں، ایک دوسرے کے تیوہاروں اور خاندانی تقریبات میں شامل ہوتے ہیں۔ ہمیں بھی انکے سیاسی یا مذہبی نظریات پر تنقید کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہمیں تعلیم اور کاروبار پر پوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ مخالفین کی ان حرکتوں پر جو ہمیں اشتعال دلانے کے لئے ہوتی ہیں صبر کرنا چاہئے اور قانونی راستے اپنانے چاہئے، غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے اغیار تک اسلام کا اصل پیغام پہونچانا ضروری ہے اعمال وافعال سے سچائی اور دیانت داری سے۔

بہار کی آدھی آبادی کو جمہوریت میں مناسب حصہ نہیں ملا، صرف 34 خواتین ایم پی بنیں

پٹنہ،28اپریل (اسٹاف رپورٹر) ماتا جانکی کی سرزمین متھیلا میں خواتین کو بااختیار بنانے کی مثالوں سے بھرپور قدیم زمانے سے لے کر اب تک آدھی آبادی آرٹ، کلچر، علم، سائنس اور سیاست میں اپنی مضبوط شناخت ثابت کررہی ہے، لیکن بہار میں جمہوریت میں خواتین کو وہ حصہ نہیں مل سکا جو انہیں آئین نے دیا ہے۔ بہار میں اب تک 17 بار لوک سبھا انتخابات ہوئے ہیں اور صرف 34 خواتین ہی ایوان میں پہنچنے میں کامیاب ہوئی ہیں۔مقننہ میں خواتین کے لیے 33 فیصد ریزرویشن کی پرزور وکالت کرنے والی سیاسی جماعتوں نے اس بار خواتین پر کوئی توجہ نہیں دی اور ٹکٹوں کی تقسیم کے دوران خاموش رہی۔ سیاسی جماعتیں آدھی آبادی کو برابر کا درجہ دینے کی بات کرتی ہیں لیکن ٹکٹ دیتے وقت انہیں ترجیح نہیں دیتیں۔ کئی بار پارٹیاں سبکدوش ہونے والی خاتون ایم پی یا ایم ایل اے کا ٹکٹ منسوخ کر کے مرد امیدواروں کو ترجیح دیتی ہیں۔1952 کے لوک سبھا انتخابات میں دو خواتین ایم پی بنیں۔ تارکیشوری دیوی (تارکیشوری سنہا) پٹنہ ایسٹ سے کانگریس کے ٹکٹ پر منتخب ہوئیں اور سشما سین بھاگلپور سیٹ سے کانگریس کے ٹکٹ پر منتخب ہوئیں۔ سال 1957 میں پانچ خواتین رکن اسمبلی منتخب ہوئیں۔ بانکا سیٹ سے کانگریس کی امیدوار شکنتلا دیوی، نوادہ سے کانگریس کی ستیہ بھاما دیوی، رام گڑھ شاہی خاندان کے بسنت نارائن سنگھ کی اہلیہ وجے راجے، چھتر سیٹ پر چھوٹا ناگپور سنتال پرگنہ جنتا پارٹی (سی ایس پی جے پی) کے ٹکٹ پر رام گڑھ راج گھرانے کے بسنت نارائن سنگھ کی اہلیہ وجیہ راجے اور ہزاری باغ سیٹ (سی ایس پی جے پی) کے ٹکٹ پر رام گڑھ کے راجہ کامکھیا نارائن سنگھ کی اہلیہ للیتا راجے، باڑھ پارلیمانی سیٹ سے کانگریس کی امیدوار تارکیشوری دیوی ایم پی بنیں۔ سال 1962 میں چھ خواتین رکن اسمبلی بنیں۔ بانکا سے کانگریس کی امیدوار شکنتلا دیوی، باڑھ سے کانگریس کی امیدوار تارکیشوری دیوی، پٹنہ سے کانگریس کی امیدوار رام دلاری دیوی (رام دلاری سنہا)، اورنگ آباد سے آزاد پارٹی کی امیدوار للیتا راجے لکشمی، جہان آباد سے کانگریس کی ستیہ بھاما دیوی اور چترا سے آزاد پارٹی کی امیدوار وجے راجے جیت حاصل کی۔ 1967 میں چار خواتین ممبران پارلیمنٹ منتخب ہوئیں۔ باڑھ سے کانگریس کی امیدوار تارکیشوری دیوی، چترا سے آزاد امیدوار وجے راجے، دھنباد سے جنا کرانتی دل (جی اے کے ڈی) کی امیدوار للیتا راجے، پلامو (ایس یو) سے کانگریس کی کملا کماری ایم پی منتخب ہوئیں۔ سال 1971 میں کانگریس امیدوار کملا کماری نے پلامو (ایس یو) سے کامیابی حاصل کی۔ سال 1977 میں کوئی خاتون رکن اسمبلی منتخب نہیں ہوئی۔ 1977 میں صفر نمائندگی کے بعد جب 1980 میں انتخابات ہوئے تو پانچ خواتین نے کامیابی حاصل کی۔ جنتا پارٹی کے ٹکٹ پر ویشالی سے سابق وزیر اعلیٰ ستیندر نارائن سنگھ کی اہلیہ کشوری سنہا، شیوہر سیٹ سے کانگریس کی امیدوار رام دلاری سنہا، پورنیہ سیٹ سے کانگریس کی امیدوار مادھوری سنگھ، بیگوسرائے سے کانگریس کی امیدوار کرشنا ساہی اور کملا کماری، جنتا پارٹی کے ٹکٹ سے اور پلامو (ایس یو) سیٹ سے کانگریس کی رکن پارلیمنٹ بنیں۔ لوک سبھا اور ریاستی اسمبلیوں میں خواتین کے لیے 33 فیصد کوٹہ فراہم کرنے والا ویمن ریزرویشن بل منظور کرلیا گیا ہے۔ اس بل کے قانون بننے کے بعد لوک سبھا اور ریاستی اسمبلیوں میں خواتین کے لیے ایک تہائی نشستیں محفوظ ہو جائیں گی۔ تاہم مردم شماری اور اجازت کے بعد خواتین ریزرویشن بل کو 2029 کے لوک سبھا انتخابات تک ہی لاگو کیا جائے گا۔

بی جے پی کو کھوکھلے وعدوں کے لیے معافی مانگنی چاہیے: تیجسوی

پٹنہ، 28 اپریل (اسٹاف رپورٹر) بہار اسمبلی میں اپوزیشن اور راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے سینئر لیڈر تیجسوی پرساد یادو نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر پچھلے دس سال میں نوجوانوں سے کھوکھلے وعدے کرنے اور ملک کے عوام کو گمراہ کرنے کے لئے عوامی طور پر معافی مانگنے کا مطالبہ کیا۔

مسٹر یادو نے آج یہاں نامہ نگاروں سے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور بی جے پی کے تمام اعلیٰ لیڈران لوک سبھا انتخابات میں اپنی مہم کے دوران عوامی مفاد کے حقیقی مسائل پر بات نہیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "وہ صرف منگل سوتر اور دیگر مسائل کے بارے میں بات کر کے لوگوں کی توجہ کو گمراہ کرنے اور ہٹانے کی کوشش کر رہے ہیں جن کا لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔ اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ وزیر اعظم مودی نے نوجوانوں کو ہر سال کروڑوں نوکریاں دینے کا وعدہ کیا تھا، لیکن پچھلے دس سالوں میں یہ محض ایک انتخابی نعرہ بن کر رہ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر مودی بہار کو خصوصی درجہ دینے کے وعدے کو بھول گئے اور ریاست کو خصوصی پیکیج تک نہیں دیا۔ بی جے پی کو پچھلے دس سال میں نوجوانوں سے کئے گئے کھوکھلے وعدوں اور ملک کے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے عوام سے معافی مانگنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اس مرتبہ عوام بی جے پی کو لوک سبھا انتخابات میں منہ توڑ جواب دیں گے۔

گوپال گنج میں تین پولیس اہلکار ہلاک، 12 سے زائد زخمی

گوپال گنج،28اپریل (نمائندہ) ضلع گوپال گنج کے سدھولیہ تھانہ علاقے میں اتوار کو کنٹینر کی زد میں آکر تین پولیس اہلکاروں کی موت ہوگئی اور 12 سے زیادہ لوگ زخمی ہو گئے۔ پولس ذرائع نے یہاں بتایا کہ پولیس لائن سے تین بسوں میں سوار ضلعی فورس کے اہلکار انتخابات کرانے کے لیے سیوان جا رہے تھے، راستہ میں تمام لوگ نیشنل ہائی وے نمبر 27 پر برہیما موڑ کے قریب بس کو روک کر ناشتہ کر رہے تھے کہ تب ہی ایک تیز رفتار گاڑی کنٹینر نے بس کو پیچھے سے ٹکر مار دی۔ ذرائع نے بتایا کہ اس حادثے میں تین پولیس اہلکار ہلاک اور 12 سے زائد زخمی ہوئے۔ مرنے والوں کی شناخت اشوک اوراؤں، پون مہتو اور دگ وجے کے طور پر کی گئی ہے۔ زخمیوں کو علاج کے لیے صدر اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔

آگ لگنے سے کئی گھر جل کر خاکستر، معصوم بچے کی موت

بھاگلپور،28اپریل (نمائندہ) بھاگلپور ضلع کے باتھ تھانہ علاقے میں آج پیش آئے ایک بڑے آتشزدگی کے واقعہ میں تقریباً نصف درجن مکانات جل کر خاکستر ہو گئے اور ایک بچہ جھلس کر ہلاک ہو گیا۔ بھاگلپور کے ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر نول کشور چودھری نے یہاں بتایا کہ اس علاقے کے پنسالہ گاؤں کے پاسوان ٹولہ میں دلموہن پاسوان کے گھر میں اچانک آگ لگ گئی اور جلد ہی اس نے آس پاس کے پانچ مکانات کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس دوران گھر کے مالک کا دس سالہ بیٹا چھوٹو کمار آگ میں بری طرح جھلس گیا اور کچھ دیر بعد دم توڑ گیا۔

تیجسوی جی کے پورنیہ والے بیان کا پوسٹ مارٹم

فیاض احمد ندوی

بہار کے اندر لالو پرساد یادو جی کا کنبہ اور ان کا سیاسی وجود مسلم ووٹس پر ٹکا ہوا ہے جس دن مسلم ووٹس لالو جی خیمہ سے کھیسک کر کہیں اور چلا جائے گا تو لالو جی کا پریوار بھی فاشسٹ خیمہ میں نظر آئے گا کیونکہ لالو جی کو مسلم سماج اور ان کے درپیش مسائل سے کوئی سروکار نہیں ہیں بلکہ ان کو مسلم ووٹس سے پیار ہے، نہ ہی ان کو بہار کے اندر مسلم پارٹی کی اٹھان پسند ہے نہ ہی مسلم قیادت بلکہ لالو جی مسلم سیاست کو بہار کے اندر کسی قیمت پر پنپنا دیکھنا نہیں چاہتے ہیں تاکہ مسلم ووٹس لالو جی کے ساتھ برقرار رہے اور ان کے پریوار کا سیاسی کیریئر نسل در نسل چلتا رہے اور مسلم آن کا زر خرید غلام بنا رہے بہر کیف لالو پریوار کو مسلم قیادت اور مسلم پارٹی کے اٹھان سے کس قدر الرجی ہے اور نفرت ہے اس کا اندازہ لالو جی کے سیاسی وارث تیجسوی یادو کے مندرجہ ذیل انتخابی تشہیری مہم کے بیان سے کر سکتے ہیں کیونکہ تیجسوی یادو پورنیہ کے اندر یہ کہتے ہوئے نظر آئے اگر ہم کو ووٹ نہیں کرتے ہو تو مت کرو لیکن بی جے پی کو کر دو" یہ لفظ بولنے کا ان کا مطلب صاف ہے کہ مسلم پارٹی کو ہرگز ہرگز ووٹ مت کروا بھی آپ کی باڑی آنیوالی ہے۔ لہذا مسلم سماج کو نام نہاد سیکولر پارٹیز پر زیادہ بھروسہ کرتے کی ضرورت نہیں ہے، نہ ہی ان پارٹیز کے پیچھے پیچھے چلنے کی ضرورت ہے بلکہ اپنے ایمان وعقیدہ کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کا وقت ہے تاکہ آپ نصرت خداوندی کے حقدار بنیں اور اپنی جہالت وغربت کو دور کرنا بھی اہم ہے اور زندگی کے ہر موڑ پر باہمی اتحاد اتفاق کا مظاہرہ ہی ہمارے تمام مسائل کا حل ہے اس کے علاوہ اپنی شخصیت کے ارتقاء پر خوب توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ آپ سماج کے مفید عنصر اور ضرورت بن جائیں۔

تین وی آئی پی امیدوار پہلی بار لوک سبھا الیکشن لڑیں گے

پٹنہ، 28اپریل (اسٹاف رپورٹر) تین امیدوار مکیش ساہنی کی پارٹی وکاس شیل انسان پارٹی (وی آئی پی) کے ٹکٹ پر پہلی بار لوک سبھا الیکشن لڑنے جا رہے ہیں، جسے سن آف ملّاح کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بالی ووڈ چھوڑ کر سیاست میں قدم رکھنے والے مکیش ساہنی کی پارٹی وی آئی پی کو سال 2019 میں گرینڈ الائنس میں سیٹوں کے تال میل کے تحت تین سیٹیں کھگڑیا، مدھوبنی اور مظفر پور ملی تھیں۔ تمام نشستوں پر وی آئی پی امیدواروں کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ مسٹر ساہنی نے کھگڑیا پارلیمانی سیٹ سے اپنی قسمت آزمائی تھی لیکن وہ لوک جن شکتی پارٹی (ایل جے پی) کے امیدوار چودھری محبوب علی قیصر سے ہار گئے تھے۔ اس الیکشن میں وی آئی پی کو سیٹوں کے تال میل کے تحت انڈین نیشنل ڈیموکریٹک انکلوسیو الائنس (انڈیا الائنس) میں تین سیٹیں ملی ہیں۔ اس الیکشن میں وی آئی پی کو وہ تین سیٹیں نہیں ملی ہیں جن پر اس نے سال 2019 میں مقابلہ کیا تھا۔ وی آئی پی کو گوپال گنج (ایس یو)، جھنجھارپور اور مشرقی چمپارن سیٹیں دی گئی ہیں۔ راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) جو کہ انڈیا اتحاد کا حصہ ہے، کو سیٹوں کے تال میل کے تحت ہونے والے اس الیکشن میں 26 سیٹیں ملی ہیں۔ آر جے ڈی نے اپنے کوٹے سے تین سیٹیں وی آئی پی کو دی ہیں۔ وی آئی پی سپریمو ساہنی اس بار لوک سبھا الیکشن نہیں لڑ رہے ہیں۔

مدرسہ محمدیہ سوپول میں دارالحکمت کا آغاز

سوپول (مولانا نظام الدین اشاعتی) مدرسہ محمدیہ سوپول میں باصلاحیت اور تربیت یافتہ اساتذہ کرام کی نگرانی میں شعبہ دارالحکمت کا آغاز ہو چکا ہے آپ کو بتادیں کہ جناب الحاج احسان الحق صاحب جب سے مدرسہ محمدیہ سوپول کے سکریٹری بنے ہیں تب سے یہ ترقی کے راہ پر گامزن ہے یہ ادارہ شہر کا ایک مثالی تعلیمی ادارہ ہے جو بچوں اور بچیوں کو نہ صرف زیورِ تعلیم سے آراستہ کر رہا ہے بلکہ دینی و دنیاوی اعتبار سے بہترین تعلیم وتربیت فراہم کر رہا ہے اسی وجہ سے والدین چاہتے ہیں کہ ان کے بچوں کا داخلہ مدرسہ محمدیہ سوپول میں ہو۔ وسطانیہ، فوقانیہ اور مولوی میں مسلسل نمایاں کارکردگی مدرسہ ہذا کی شاندار کامیابی اور کارکردگی کا ثبوت ہے مدرسہ کے پرنسپل ماسٹر شہزادہ صاحب ہمیشہ مدرسہ کی ترقیات کے لئے فکر مند رہتے ہیں اور ابھی جدید کاری کے طرف مشغول ہیں پرنسپل مدرسہ محمدیہ نے بتایا کہ گزشتہ کئی سالوں سے سوپول میں یہ مدرسہ سرگرم عمل ہے اور اس نے اپنا معیار برقرار رکھا ہے اور امسال الحمدللہ پیر طریقت حضرت مولانا محمد احمد ولی فیصل رحمانی صاحب امیر شریعت بہار اڑیسہ وجھارکھنڈ کی توجہ سے شعبہ دارالحکمت شروع ہو گیا ہے جس میں بچوں کو عربی، انگریزی، اردو، ہندی، سائنس اور حساب کی تعلیم دی جارہی ہے جناب الحاج محمد احسان الحق سکریٹری مدرسہ ہذا نے فرمایا کہ یہ مدرسہ ایک مشن کے طور پر قائم کیا گیا تھا جو آج بھی جاری ہے یہاں بچوں کو اعلیٰ اور معیاری تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کے اخلاق اور کردار سازی پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے ان کے اندر حق اور باطل کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کی جاتی ہے تاکہ یہ ایک باعمل مسلمان اور بہترین شہری ثابت ہوں۔ ہم نسل نو کو دور حاضر کے چیلنجز سے مقابلے کے لیے تیار کر رہے ہیں۔ ہماری بچے ماہر ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، سائنسدان اور استاد بنیں، ملک وقوم اور ملت کے معمار ثابت ہوں اور اپنا بھرپور کردار ادا کریں یہی ہماری فکر ہے۔ اس موقع پر مولانا رمضان علی قاسمی صدر جمعیۃ علماء سوپول و مدرس مدرسہ ہٰذا نے فرمایا کہ مدرسہ محمدیہ کا صوبہ بہار میں بڑے خدمات ہیں اس کے کئی فارغین بڑی بڑی خدمات انجام دے رہے ہیں موقع پر موجود رہے مفتی نہال ندوی، مولانا سلیم ندوی، مولانا مرشد رحمانی، جناب عبدالکریم وغیرہ

امرت بھارت ایکسپریس ٹرینیں یومیہ مشرقی ہندوستان میں 80 روٹس پر چلیں گی

نئی دہلی، 28 اپریل (یو این آئی) ہندوستانی ریلوے اگلے تین سال کے اندر قومی دارالحکومت دہلی سے بہار سمیت مشرقی ہندوستان کے تقریباً 80 روٹس پر یومیہ کم ازکم ایک امرت بھارت ایکسپریس ٹرین چلانا شروع کرے گی تاکہ کم آمدنی والے مسافروں کو تیز رفتار سفر کی سہولت میسر ہوسکے گی اور دوسری گاڑیوں پر ان کا انحصار بھی کم ہوجائے گا۔ ریلوے بورڈ کے سرکاری ذرائع کے مطابق امرت بھارت ایکسپریس ٹرینوں کے استعمال کی کامیابی کو دیکھتے ہوئے وزارت ریلوے نے تقریباً ساڑھے چار سو امرت بھارت ٹرینوں کی تیاری کا آرڈر دیا ہے اور یہ ٹرینیں پٹریوں پر تین سے چار سالوں میں دوڑتی نظر آئیں گی۔ ذرائع نے بتایا کہ اس کے علاوہ موجودہ ایل ایچ بی ریک ٹرینوں کو بھی آہستہ آہستہ امرت بھارت ٹرین سیٹ کے ڈیزائن کے مطابق ڈھال لیا جائے گا۔ سیمی پرمانینٹ کپلر اور دونوں طرف انجن لگا کر اس کی کارکردگی میں اضافہ کیا جائے گا۔ بجٹ میں کہا گیا ہے کہ 3000 ٹرینوں کو امرت بھارت ٹیکنالوجی سے جدید بنایا جائے گا۔

حج اخراجات کی تیسری قسط جمع کرنے کی آخری تاریخ میں 4 مئی 2024 تک توسیع

نئی دہلی،28اپریل (یواین آئی) حج کمیٹی آف انڈیا سے جانے والے ایسے عازمین حج جنھوں نے ابھی تک (تقریباً 2600 عازمین) پورے حج اخراجات جمع نہیں کیے ہیں، اُن سے درخواست ہے کہ حج اخراجات کی تیسری اور آخری قسط 4 مئی 2024 یا اس سے پہلے اسٹیٹ بینک آف انڈیا (ایس بی آئی) یا یونین بینک آف انڈیا (یو بی آئی) کی کسی بھی شاخ میں یا آن لائن سہولت کا استعمال کرتے ہوئے حج کمیٹی آف انڈیا کے اکاونٹ میں جمع کرادیں حج کمیٹی آف انڈیا کے سی ای او ڈاکٹر لیاقت علی آفاقی نے عازمین سے گزارش ہے کہ اگر سفرِ حج کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے تو اس کی اطلاع (درخواستِ منسوخی) فوراً حج کمیٹی آف انڈیا کو دیں تاکہ منتظرینِ حج کو موقع مل سکے۔ حج انتظامات میں مصروف سعودی عرب سے حج کمیٹی آف انڈیا کے سی ای او ڈاکٹر لیاقت علی آفاقی آئی ای آر نے عازمین سے اپیل کی ہے وقت بہت کم ہے 9 مئی 2024 سے حج فلائٹ کا سلسلہ شروع ہوجائے گا۔ آپ فیصلے میں جلدی کریں اور مزید معلومات کے لیے حج کمیٹی آف انڈیا یا ریاستی حج کمیٹیوں کے دفاتر سے رابطہ قائم کریں اور کسی بھی پروپیگنڈے اور افواہ کا شکار نہ ہوں۔

انتخابات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں: ارشاد علی آزاد

پٹنہ:28اپریل پٹنہ (پریس ریلیز) بہار پردیش جنتا دل یونائیٹڈ کے جنرل سکریٹری اور بہار اسٹیٹ شیعہ وقف بورڈ کے سابق چیئرمین ارشاد علی آزاد نے لوک سبھا انتخابات کے دوران پولنگ فیصد کو مزید بڑھانے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ جمہوریت کے اس عظیم ترین جشن میں ہمیں پورے جوش وخروش کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ یہی موقع ہوتا ہے جب ہم اپنے نمائندہ کا انتخاب کرتے ہیں جو ملک کی پارلیمنٹ میں پہنچ کر ہماری آواز بنتے ہیں اور ہمارے لئے پالیسی بناتے ہیں۔ جنتا دل یو کے ریاستی جنرل سکریٹری ارشاد علی آزاد نے کہا کہ انتخابات کے دوران ہی ہمیں یہ موقع ملتا ہے کہ ایسے نمائندہ کا انتخاب کریں جو عوام کے مفاد میں کام کرنے والا ہو۔ عوام کی ترقی کے لئے کام کرنے والا ہو، جمہوریت کو مضبوط کرنے والا ہو، روزی روزگار، صحت اور تعلیم کے شعبے میں کام کرنے والا ہو۔ جمہوریت نے یہ حق دیا ہے کہ آپ کے ووٹ سے آپ کے نمائندہ کا انتخاب ہو۔ اس لئے ضروری ہے کہ انتخابات میں قسمت آزما رہے امیدواروں کو اپنے تجربے اور امیدوں کے ترازو میں تول کر انتخاب کر کے انہیں پارلیمنٹ بھیجیں۔ ارشاد علی آزاد نے کہا کہ دو مرحلوں کے انتخابات کے دوران حوصلہ افزا ووٹنگ نہیں دیکھنے کو ملی ہے جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ہم جمہوریت اور اپنے حق کا استعمال کرنے میں کہیں نہ کہیں تساہلی برت رہے ہیں۔ ایسے میں ہم اس تساہلی کو ترک کرتے ہوئے آئندہ ہونے والے پانچ مراحل کے انتخابات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ زیادہ سے زیادہ ووٹنگ ہوسکے۔ بہار اسٹیٹ شیعہ وقف بورڈ کے سابق چیئرمین نے کہا کہ بہار کے ساتھ ملک کے لوگوں بالخصوص اقلیتی آبادی کے لئے یہ صحیح نمائندہ کے انتخاب کا بہترین موقع ہے کہ وہ اپنی آواز اٹھانے والے نمائندگان کا انتخاب کریں۔ انہوں نے اس بات کی بھی امید ظاہر کی کہ انتخابات میں امیدواروں کا انتخاب کرتے ہوئے مذہب، ذات، برادری اور علاقہ کے بجائے قومیت، ترقی اور جمہوریت کو مضبوط اور مستحکم کرنے والے امیدوار اور اتحاد کو فوقیت دیں تاکہ ریاست کے ساتھ ملک کی ترقی کرنے والی حکومت بن سکے اور آپ اور آپ کی نسل کا مستقبل تابناک ہوسکے۔

نکاح میں غیر شرعی رواج کو ختم کر کے راجمنی کے مسلمانوں نے علاقے کو خاموش پیغام دیا: مفتی رضوان قاسمی

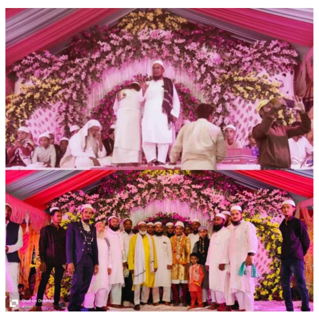

بیرول/دربھنگہ (نامہ نگار) آج جبکہ اکثر وبیشتر شادی بیاہ نکاح کے موقع پر غیروں کی نقل کرتے ہوئے مسلمانوں نے بھی اپنے ماحول میں ملاوٹ کرلیا ہے جو انتہائی تکلیف دہ اور افسوسناک ہے لیکن آج مجھے مجلس نکاح کا یہ چھوٹا، مہذب اور پرسکون مجمع دیکھ کر بے حد خوشی ہو رہی ہے کہ یہاں عزیز گرامی عبدالصمد سلمہ ابن جناب محمد نورحسن صاحب ساکن راجمنی وایہ بیرول ضلع دربھنگہ کی شادی کی مناسبت سے منعقدہ تقریب میں موضع کوٹھراؤں بیرول سوپول پہونچے طرفین کی پرخلوص دعوت میں شامل تمام لوگوں کے سروں پر ٹوپیاں ہیں مجلس ہر طرح کے شور ہنگامے، پٹاخے، آتش بازی اور غیر اسلامی رسم ورواج سے صاف ستھرا ہے جو چند لوگ ننگے سر آئے ہیں ماشاءاللہ میزبان جناب منا پردیشی عرف جمن بابو کوٹھراؤں کی طرف سے اہل خانہ نے پنڈال میں موجود تمام مہمانوں کو ٹوپی، تسبیح اور تولیہ پیش کر کے اس کی بھی بھرپائی کر دی اور سونے پے سہاگہ مزید یہ ہوا کہ پہلے مرحلے کی ضیافت اور ایجاب وقبول کے بعد تقسیم ہونے والے چھوہارے کی ہر پیکیٹ میں عمدہ قسم کی ذکر واذکار کی علامت تسبیح تھی واقعی آج نکاح کی اس تقریب کو بابرکت بنانے کیلئے دونوں نئے رشتہ داروں بالخصوص راجمنی کے سادہ مزاج لوگوں نے عام مسلمانوں کو یہ خاموش پیغام دیا کہ چاہے کچھ بھی ہوجائے ہم اپنے مذہب، اپنی تہذیب کو کسی حالت میں فراموش نہ کریں۔ مذکورہ باتیں یہاں عزیزہ صابیہ پروین بنت محمد منا پردیشی عرف جمن بابو کی صاحبزادی کا نکاح خوانی سے قبل اپنے فکر انگیز خطاب میں مرکزی جمعیت علماء سیمانچل کے صدر جید عالم دین حضرت مولانا مفتی محمد رضوان عالم قاسمی استاد مدرسہ رحمانیہ افضلہ سوپول بیرول دربھنگہ نے کہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں آج دولہا دلہن کے ساتھ ہی آپ تمام لوگوں کو مبارکباد دیتا ہوں اور نوجوانوں سمیت تمام گارجین حضرات سے یہ دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ شادی کو آسان بنا کر ملت کی غریب بچیوں پر رحم کریں اور اپنی گاڑھی کمائی کو فضول خرچیوں سے بچائیں اس موقع پر آل انڈیا ملی کونسل بہار کے سکریٹری مفسر قرآن حضرت مولانا محمد احتشام الحق قاسمی ناظم تعلیمات مدرسہ عارفیہ ناڑی نے نوعروش جوڑے سمیت تمام حاضرین مجلس کو مبارکباد دیتے ہوئے قرآن وسنت کی روشنی میں آسان شادیوں کی برکتوں کو تفصیل سے بیان فرمایا اور موجود لوگوں سے آسان ومسنون شادیوں کا عہد لیا۔ بعدہ دربھنگہ ٹاور کی قدیم تاریخی جامع مسجد کے امام وخطیب حضرت قاری محمد محسن صاحب نے نکاح پڑھایا۔ اس موقع پر دولہا بابو کے خانوادے کے سربراہ اور مشہور ومعروف فعال سماجی شخصیت جناب محمد مجیب الرحمٰن صاحب، محمد پھولحسن، محمد زین الدین، سکریٹری مدرسہ نورالمنت عبدالرزاق، جناب مولانا حافظ محمد قمر عالم صاحب رحمانی صدر مدرس مدرسہ نورالمنت راجمنی، بابو احسان الحق، حافظ عبدالمنان صاحب، مفتی محمد سعداللہ حلیمی، مفتی محمد آفتاب عالم قاسمی، عامل کامل حافظ محمد انظار، حافظ محمد یحییٰ رحمانی سابق ضلع پارشد محمد اظہار شاہ، محمد گلاب بابو، محمد پپو بابو منور، عبدالملک صاحب بھر بہار وغیرہ سمیت بڑی تعداد میں موجود سرکردہ شخصیات نے بعد نکاح نوعروس جوڑے کو مبارکبادی اور دعاؤں سے نوازا۔

دہلی میں اے اے پی کے ساتھ اتحاد سے ناراض لولی نے دیا استعفیٰ

نئی دہلی،28اپریل (یواین آئی) دہلی پردیش کانگریس کے صدر اروندر سنگھ لولی نے ریاست کے انچارج جنرل سکریٹری پر من مانی کرنے اور دہلی میں عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے ساتھ انتخابی اتحاد کے خلاف احتجاج میں اتوار کو اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا کانگریس ذرائع نے بتایا کہ مسٹر لولی کا استعفیٰ پارٹی صدر ملکارجن کھڑگے کو موصول ہوگیا ہے لیکن استعفیٰ ابھی تک قبول نہیں کیا گیا ہے اور اس میں لکھے گئے نکات پر غور کیا جارہا ہے مسٹر لولی نے اپنا استعفیٰ کانگریس صدر کھڑگے کو بھیج دیا ہے اور ان کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انہوں نے گزشتہ سال اگست میں انہیں دوبارہ دہلی پردیش کانگریس کی قیادت سونپی تھی۔ خط میں انہوں نے لکھا کہ گزشتہ 7-8 مہینوں کے دوران انہوں نے دہلی کے سبھی سات لوک سبھا پارلیمانی حلقوں کا دورہ کیا اور ناراض کارکنوں اور پارٹی چھوڑنے والے کئی کانگریسی لیڈروں کو دوبارہ پارٹی میں شامل کر کے دہلی میں کانگریس کو مضبوط کرنے کا کام کیا، لیکن پارٹی کی مرکزی قیادت نے دہلی کے حوالے سے من مانی فیصلے کیے جس کے خلاف وہ اپنے عہدے سے استعفیٰ دے رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے استعفیٰ خط میں لکھا ہے کہ دہلی کانگریس اس عام آدمی پارٹی کے ساتھ انتخابی اتحاد کے خلاف تھی جو کانگریس کے خلاف جھوٹے، من گھڑت اور بدنیتی پر مبنی بدعنوانی کے الزامات لگانے کی واحد بنیاد پر تشکیل دی گئی تھی۔ اس کے باوجود کانگریس قیادت نے دہلی میں لوک سبھا انتخابات کے لیے اے اے پی کے ساتھ اتحاد کیا ہے۔ پارٹی قیادت کے اس فیصلے سے کانگریس کارکن خوش نہیں ہیں

آپ نے الیکشن کمیشن کو بی جے پی کا سیاسی ہتھیار قرار دیا

نئی دہلی،28اپریل (یواین آئی) عام آدمی پارٹی (آپ) نے اتوار کو الزام لگایا کہ الیکشن کمیشن پارٹی کے انتخابی گیت پر پابندی لگا کر بی جے پی کا سیاسی ہتھیار بن گیا ہے سینئر لیڈر آتشی نے آج کہا "الیکشن کمیشن نے آپ کے انتخابی گیت 'جیل کا جواب، ووٹ سے دیں گے' پر پابندی لگا دی ہے، جو بی جے پی کا سیاسی ہتھیار بن گیا ہے۔ آمرانہ حکومتوں میں ہی اپوزیشن جماعتوں کو انتخابی مہم چلانے سے روکا جاتا ہے بی جے پی اور وزیر اعظم نریندر مودی اروند کیجریوال اور عام آدمی پارٹی سے ڈرتے ہیں، انہوں نے یہ ثبوت ملک کے سامنے رکھ دیا ہے۔ آتشی نے کہا کہ یہ سب صرف ایک آمرانہ حکومت میں ہوتا ہے جہاں اپوزیشن لیڈروں کو جیل میں ڈال دیا جاتا ہے اور اپوزیشن جماعتوں کو انتخابی مہم چلانے سے روک دیا جاتا ہے اور آج بی جے پی کا ایک اور سیاسی ہتھیار الیکشن کمیشن نے ثابت کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا "الیکشن کمیشن نے ایک خط کے ذریعے عام آدمی پارٹی کے انتخابی گیت پر پابندی لگادی ہے۔ ہندوستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہوگا کہ الیکشن کمیشن نے کسی بھی پارٹی کے انتخابی گیت پر پابندی لگائی ہوگی۔ جب بی جے پی ضابطہ اخلاق کے دوران اپوزیشن لیڈروں کو جیل میں ڈالنے کے لیے انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) اور سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) کا استعمال کرتی ہے، تو الیکشن کمیشن کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا لیکن عام آدمی پارٹی گیت پر اسے اعتراض ہوتا ہے۔ اے اے پی لیڈر نے کہا کہ بی جے پی کے لئے آمریت کا استعمال کرنا درست ہوسکتا ہے لیکن اگر کوئی اس آمریت کے بارے میں پروپیگنڈا کرتا ہے تو یہ غلط ہے۔ 'آپ' کمپین کے گانے میں کہیں بھی بی جے پی کا نام نہیں ہے، لیکن الیکشن کمیشن کو لگتا ہے کہ اگر آپ آمریت کی بات کرتے ہیں تو یہ اقتدار میں موجود پارٹی پر تنقید ہے۔

امریکہ میں ہندوستانی سفارت خانے نے ہندوستانی طلباء کے ساتھ آن لائن بات چیت کی

نئی دہلی/ واشنگٹن، 28 اپریل (یو این آئی) امریکہ میں ہندوستانی سفارت خانے نے امتحان سیشن سے قبل امریکی یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم ہندوستانی طلباء کے ساتھ ایک مکالمے کا اہتمام کیا اور انہیں اس دوران اپنے امتحانات کی تیاری پر توجہ دینے کا مشورہ دیا۔ اس بحث میں سفارت کاروں نے طلباء کو یہ بھی بتایا کہ ضرورت پڑنے پر وہ ہندوستانی سفارت خانہ اور قونصل خانے کے عہدیداروں سے کس طرح رابطہ کر سکتے ہیں۔ یہ بحث ایک ایسے وقت میں ہوئی جب امریکہ کی کئی یونیورسٹیوں میں اسرائیل اور یہودی برادری کے خلاف پرتشدد مظاہروں کے واقعات پیش آچکے ہیں۔ واشنگٹن میں ہندوستانی سفارت خانے نے اتوار کو کہا کہ یہ بات چیت آن لائن میڈیم کے ذریعے ہوئی۔ سفارت خانے نے کہا کہ "ہندوستانی طلباء کے ساتھ ورچول بات چیت میں سفارت خانے کے چارج ڈی افیئرز Ranganathan_SR نے امریکہ میں ہندوستان کے قونصل جنرل کے ساتھ طلباء کی بہبود کے پہلوؤں پر توجہ مرکوز کی، خاص طور پر جاری امتحانی سیشن کے دوران۔ انہوں نے ضرورت پڑنے پر امریکہ میں ہندوستانی سفارت خانے اور قونصلر مشن کے ساتھ رابطے میں رہنے کے طریقہ کار پر تبادلہ خیال کیا۔

URGENT REQUIREMENTS FOR DUBAI

CLIENT INTERVIEW ON 07.05.2024 PATNA

NARESCO CONTRACTING

Sr.	Category	QTY	Basic Salary
1.	CARPENTER	100	1150
2.	STEEL FITTER	100	1150

DUTY - 8HRS, AGE - 22-40 YRS, 2 YEARS CONTRACT
Free Accommodation & Transportation, Medical
Provided by company + Flight Tickets Including

INTERVIEW ADDRESS
MAXLAW CONSULTANCY PATNA
404, B Block Capital Tower Frazer Road - 01

Call Us - +91 91029 43052

بابا عاشق رضا بہاری

ہمارے یہاں شیطان، جن، جنّات، خبیث، والے مریض کا مکمل طریقے علاج کیا جاتا ہے، جادو کا کاٹ بھی کیا جاتا ہے، میاں بیوی میں محبت، شادی کے لیے راضی کرنے کام بھی کیا جاتا ہے

گھر بندش، دکان بندش، کا سارا کام کیا جاتا ہے، online.ofline

پتہ، جامع مسجد کنسی سمری، دربھنگہ بہار WhatsApp Number+918105971678+916202071686

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر، ایڈیٹر قمر العابدین نے سہارا پریس فضل انکلیوہ 2۔ شاہین باغ دہلی سے چھپوا کر فضل انکلیوہ 2، نزد اشرف مسجد شاہین باغ، نیو فرینڈس کالونی دہلی سے شائع کیا
Owner,Publisher,Printer & Editor Qamrul Abdin Printed at Sahara Press Fazal Enclave2,Shaheen Baagh,Delhi & Published From Fazal Enciave2,Near Ashraf Masjid,Shaheen Baag,New Friends Colony,Delhi.Mob-9334346898

بھارتیہ جنتا پارٹی کی میٹنگ جہان آباد گاؤں کرتھا میں لوک سبھا سیٹ سے جے ڈی یو کے امیدوار چندیشور چندراونشی کے لیے منعقد ہوئی

آج بھارتیہ جنتا پارٹی کی میٹنگ جہان آباد گاؤں کرتھا میں لوک سبھا سیٹ سے جے ڈی یو کے امیدوار چندیشور چندراونشی کے لیے منعقد ہوئی اور اس کی صدارت ہمارے پرجوش اقلیتی مورچہ کی صدر# کامروز ما انصاری صاحب کے حکم سے ہوئی جس میں بہت سے مسلمانوں نے بھارتیہ جنتا پارٹی کی بنیادی رکنیت لی اور اس بارے میں بھی آگاہ کیا۔ اور بہار قانون ساز اسمبلی کے ممبر عزت مآب# پرمود چندراونشی سرکولوک سبھا انچارج کے طور پر مودلشاد علی ضلع لوک سبھا کے شریک انچارج سجاد عالم ضلع صدر اقلیتی مورچہ جنرل سکریٹری انجینئر موومعراج الدین بھائی بھارتیہ جنتا پارٹی کے ضلعی صدر دھرمیندر تیواری جی ضلعی جنرل سکریٹری، انیل ٹھاکر جی اور بہت سے مرد و خواتین نے بھارتیہ جنتا پارٹی کی رکنیت لی، محمد اسرار خان پرجوش تھے۔ محمد دلشاد علی ریاستی میڈیا انچارج، اقلیتی مورچہ بہار اور اقلیتی مورچہ لوک سبھا انچارج، جہان آباد

بی جے پی مودی کی قیادت میں ریزرویشن ختم کرنا چاہتی ہے: راہل گاندھی

نئی دہلی، 28 اپریل (یو این آئی) کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے کہا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) ریزرویشن ختم کرنا چاہتی ہے اور وزیر اعظم نریندر مودی اس مشن کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ مسٹر گاندھی نے بی جے پی کو ریزرویشن ختم کرو گینگ کا 'اڈہ' قرار دیا اور کہا کہ مسٹر مودی اس اڈے کے سرغنہ ہیں۔ آئین ریزرویشن کے ذریعے سب کو یکساں مواقع فراہم کرتا ہے، اس لیے کانگریس ایسی کسی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دے گی۔ مسٹر گاندھی نے کہا،" بھارتیہ جنتا پارٹی آرکشن ختم کرو گینگ کا اڈہ ہے اور نریندر مودی اس کے سرغنہ ہیں۔ بی جے پی کے لوگ ریزرویشن اور آئین کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ غلط ہے اور ہم ایسا کبھی نہیں ہونے دیں گے۔ آئین کہتا ہے کہ ملک کے تمام لوگوں کو مساوی حقوق ملنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا،" کروڑوں لوگوں کو آئین سے ریزرویشن ملا، ملک کے تمام ادارے آئین سے ابھرے ہیں، لیکن اب مسٹر مودی اور آر ایس ایس کے لوگ جمہوریت اور آئین کو ختم کر کے اپنے لوگوں کو ملک کا راجہ بنانا چاہتے ہیں۔ ملک کے تعلیمی نظام کے اداروں میں آر ایس ایس کے لوگ بیٹھے ہیں جن کا تعلیم سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔

سوال کسی شخص کا نہیں سوال آئین ساز بزرگوں کی عظمت اور آئین کی توہین کا ہے (ڈاکٹر محمد فاروق)

بانی بزرگوں کے مرتب M.O.A. سے بالاتر کوئی شخص نہیں، تبدیلی گناہ عظیم کے مترادف (اعجاز مقبول ایڈووکیٹ سپریم کورٹ)

Mr Ejaz Maqbool (S.C.Advocate)

Mohd Farooque(AIIMS)

Dr Prof G.Y.Anjum(President Awarded)

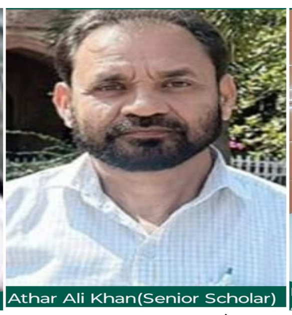
Athar Ali Khan(Senior Scholar)

Dr Sardar Khan(Social reformer)

Shah Ishteyaque Ayubi(Senior Journalist)

(پریس ریلیز دہلی) ہندوستان کی مرکزی راجدھانی دہلی میں اسلامی ثقافت اور قوم وملت کا ترجمان عالمی ادارہ انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ مگر افسوس کہ ان دنوں چند لوگوں کی یا یہ کہیں کہ ایک شخص کی آمرانہ انا اور ضد کے سبب یہ نہایت سنگین صورت حال کا شکار ہے۔ سابق برطرف صدر کی عدالتی چشمک کے سبب کورٹ نے آبزرور مسلط کر رکھا ہے۔ اسلامک سینٹر کے ہمارے عظیم ترین بانی اور آئین ساز بزرگوں کے مرتب شدہ آئین و دستور میں درج عہدہ صدارت کی موجودہ عمر کی حد 75 سال کی توسیعی کوشش میں عدالتی مداخلت کے سبب کورٹ آبزرور کا تسلط اسلامک سینٹر کی تاریخ کا سیاہ باب ہے۔ انڈیا اسلامک سینٹر کی موجودہ سنگین صورت حال سے دلبرداشتہ ہو کر اسلامک سینٹر کے معزز ممبر اور آرتھو اسپیشلسٹ ڈاکٹر محمد فاروق صاحب، جناب اعجاز مقبول صاحب (ایڈووکیٹ سپریم کورٹ)، جناب سیف الاسلام صاحب (سپریم کورٹ ایڈووکیٹ) پریزیڈنٹ ایوارڈیڈ ماہر تعلیم ڈاکٹر پروفیسر غلام یحییٰ انجم صاحب، ڈاکٹر سردار خان صاحب، ڈاکٹر سائرہ خان صاحبہ، ماہر تعلیم ڈاکٹر پروفیسر اطہر علی خان صاحب، عالمی صوفی مشن کے صدر اور معمر صحافی شاہ اشتیاق ایوبی وغیرہ نے مشترکہ طور پر ایک پریس بیان جاری کر کہا کہ ہمارے عظیم ترین جن بانی بزرگوں نے اپنی لازوال اور بے مثال کوششوں سے انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر جیسا معروف ادارہ دیا تو اس کے ساتھ ہمارے ان بردبار بزرگوں نے ہی اسلامک سینٹر کے دائمی استحکام اور اس کے وجود کی تقویت کو ہمیشہ ہمیش برقرار رکھنے اور نظم وضبط کے پیش نظر اپنی انتھک کاوشوں کو بروئے کار لاکر ایک نہایت عمدہ آئین و دستور مرتب کر کے دیا کہ لوگ جس کے پابند عہد ہو کر انڈیا اسلامک سینٹر کے اغراض ومقاصد کے علاوہ اسلامی تہذیب وثقافت کی ترویج واشاعت کو پروان چڑھا سکیں۔

انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر کے آئین ساز اور بانی بزرگوں کے مرتب شدہ ایم او اے میں کسی طرح کی ترمیم و تنسیخ یا تبدیلی دراصل ہمارے آئین ساز بزرگوں کی عظیم الشان قدر وعظمت کی صریحاً توہین کے علاوہ آئین ودستور کی بھی توہین ہے۔

ڈاکٹر محمد فاروق صاحب نے مزید کہا کہ سوال کسی شخص کا نہیں بلکہ سوال ہمارے آئین ساز بزرگوں کی توہین اور آئین کی حرمت اور بالادستی برقرار رکھنے کا ہے۔ ہمیں کسی طرح کی تبدیلی گوارہ نہیں ہے۔

سپریم کورٹ آف انڈیا کے معروف ترین ایڈووکیٹ اور معزز لائیف ممبر جناب ڈاکٹر اعجاز مقبول صاحب نے کہا کہ ہمارے آئین ساز بانی بزرگوں کے مرتب شدہ ایم او اے سے بالاتر کوئی نہیں ہوسکتا۔ ایم او اے میں کسی طرح کی تبدیلی کی کوشش ایک ایسے عظیم گناہ کے مترادف ہے جس کے لئے تاریخ کبھی معاف نہیں کرے گی۔

مذکورہ بالا مدبرین کی انڈیا اسلامک سینٹر کے تمام لائیف ممبران سے نہایت سنجیدہ اپیل ہے کہ آئندہ 30 اپریل کو متوقع ایس جی بی ایم کی میٹنگ میں بڑی تعداد میں حصہ لیکر ایم او اے کو تبدیل کرنے والی تمام کوششوں کو ناکام کر کے اپنے آئین ساز بزرگوں سے محبت اور آئین کا تحفظ عزیز رکھنے کا ثبوت فراہم کریں۔

30 اپریل کا دن اسلامک سینٹر کی بقاء وتحفظ اور آپ کی غیرت و حمیت کے امتحان کا دن ہے۔ اس امتحان میں کامیابی حاصل کرنا آپ کی اپنی ذمہ داری ہے۔